دسمبر ۱۹۵۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No. 5588

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

ربوہ

دسمبر 1951ء

سالانہ چندہ ۶ روپئے

قیمت فی پرچہ ۸ آنے

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا۔ خوشبوئیں صحت کے لئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا، جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔ مختصر فہرست ذیل میں درج ہے۔

نام عطر:۔	چنبیلی	گلاب	خس	حنا
فی تولہ:۔	۵۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۰	۵۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۰	۵۔ ۸۔ ۱۵	۵۔ ۸۔ ۱۵
نام عطر:۔	گل شبو	کرنا	نرگس شہلا	نجدی
فی تولہ:۔	۵۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۰	۵۔ ۸۔ ۱۵	۵۔ ۸۔	۵
نام عطر:۔	شامِ شیراز	عطر باغ و بہار	حنا عنبری	موتیا
فی تولہ:۔	۵۔ ۸۔	۵۔ ۸۔ ۱۵	۵۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۰	۵۔ ۸۔ ۱۵

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ۔ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ۔ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

گرمیوں کیلئے عطر باغ و بہار اور خس کا عطر خاص تحفہ ہیں!

سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، حنا، ایوکوپن، شامی، ٹیوب روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے عطر فی شیشی مل سکتے ہیں۔ خس اور باغ و بہار موسم گرما کے عطر ہیں! +

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ مصباح

جلد ۲۳ ——— نمبر ۹

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

بابت ماہ

فتح ۱۳۳۰ ھش ☩ دسمبر ۱۹۵۱ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

مندرجات

روحانی اجتماع ، مدیرہ ، ۲
حدیث النبیؐ ، انچالیس جواہر پارے ، ۴
ملفوظات ، ۵
ذکرِ حبیبؑ ، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ، ۶
نوٹ درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ، ام داؤد احمد صاحب ، ۷
کلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (نظم) ، ۸
دو گام ، (نظم) مصلح الدین احمد صاحب راجیکی ، ۹
احمدی اور غیر احمدی میں فرق ، ادارہ ، ۱۰
ضرورت زمانہ مسیح موعودؑ کی داعی ہے ، مولانا ابو العطاء صاحب ، ۱۵
مرد و عورت کے حقوق .... ، نصیرہ فردوس صاحبہ لاہور ، ۱۸
کچھ التجاء (نظم) ، شمیم صاحبہ از ملتان ، ۲۰
مسلمان عورتوں کے زریں کارنامے ، ام داؤد احمد صاحب ، ۲۱
بدگمانی ، سیدہ امۃ العزیز صاحبہ گھیالہ ، ۲۲
"گولڈ کوسٹ کی شاداب وادی" ، بزم مصباح ، ۲۳
المائدہ ، محترمہ امۃ الرشید صاحبہ ربوہ ، ۲۴
ہمارا جلسہ سالانہ اور اسکے فیوض و برکات ، صالحہ خاتون صاحبہ ، ۲۵
ایک عزیزہ کے خط کا جواب ، نصیرہ نزہت صاحبہ از ماریشس ، ۲۸
"الرحمت" و غزل خلیفہ کے متعلق .... معذرت ، ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ، ۳۱
معذرت ، ثاقب صاحب زیروی ، ۳۳
یاد رفتگان ، ۳۴ ——— صحت جسمانی ، عبد العزیز صاحب ، ۳۵
نتیجہ امتحان تبلیغی خط و قرآن مجید پارہ چہارم ، ۳۶ ——— .... شیشے کا دل ، امۃ اللطیف صاحبہ ، ۳۶ ——— دعا ، ۳۸

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی اجتماع

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام میں آپ کے پاس لوگوں کے کثرت سے آنے کی بشارت اُس وقت دی جبکہ آپ گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور دُنیا آپ کے دعوےٰ سے پوری طرح واقف نہ تھی۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور اس کی بشارت کے مطابق ایک وقت ایسا بھی آیا جبکہ قادیان مرجعِ خلائق بنا اور تمام دُنیا کے کناروں سے لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آنے لگے۔ اس الہام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہمارا جلسہ سالانہ ہے۔ اِس موقع پر ابراہیمی طیور ہر چہار اطراف سے اپنے مرکز میں اپنے آقا کے ارشادات کو سُننے کے لئے اور اپنی پیاسی رُوح کی سیرابی کے لئے جوق در جوق جمع ہوتے ہیں۔ کوئی مالی تنگی، کسی قسم کی سفر کی صعوبت یا گھریلو مشکلات ان کے راستہ میں حائل نہیں ہوتیں۔ ان کی ایمانی قوت ان تمام مشکلات کو یک جست عبور کر لیتی ہے۔ اور یہ ایام خالص دینی مصروفیت وعظ و نصیحت اور ذکر و اذکار میں گذارتے ہیں۔ پس حقیقۃً ہمارا ہر جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے کس کے اختیار میں تھا کہ وہ گمنامی کی حالت میں اس قدر جم غفیر کے جمع ہونے کی پیشگوئی کرے اور کس کے اختیار میں تھا کہ وہ لوگوں کے دلوں کو مرکز میں جمع ہونے کے لئے مسخر کرے۔ بیشک یہ انسانی کام نہیں اور نہ کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ وہ ایسا کارنامہ سرانجام دے سکے۔ صرف وہی قادرِ مطلق ہستی ہے جس نے آج سے ایک عرصہ قبل اس اجتماع کے متعلق خبر دی اور پھر اسکو اس شان سے پورا کیا کہ سخت سے سخت معاند بھی اسکے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پس جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے۔ اسی قسم کے نشانات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ انّ الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ۔ فاذا رأیتم ذالک فادعوا اللہ وکبّروا وصلّوا وتصدّقوا۔ کہ سورج اور چاند گرہن دونوں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے نشان ہیں کسی کی موت و حیات میں اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جاؤ۔ تکبیر کہو، نمازیں پڑھو اور صدقات کرو۔ پس ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھکر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ ہم صرف زبان سے شکر ادا نہ کریں بلکہ ہمارے جسم کا ہر ذرہ قیامت کے دن گواہی دے کہ ہمنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی اس شان کو دیکھ کر حقیقی شکر ادا کیا تھا۔ ہماری زبانیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوں۔ ہمارے قلوب اللہ تعالیٰ کے عشق اور اسکی محبت سے گداز ہوں۔ ہماری ہر حرکت اور ہمارا ہر سکون محض خدا کی خاطر ہو۔ ان ایام میں ہماری کسی دنیوی امر میں مصروفیت محض بقدر حاجت ہو۔ اگر ہم ایسا کریں گی تو ہم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کے اس نشان کی قدر کرنے والی قرار پائیں گی اور ہمارے لئے وہی اجر مقدر ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے شکرگذار بندوں کے لئے مقدر کیا ہے۔ اگر ہم ان ایام میں یہ نمونہ پیش نہ کریں گی، تو ہماری مثال بھی اُس شخص کی طرح ہوگی جس کو اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر ایسے باغ سے گذارا جاتا ہے جو قسما قسم کے لذیذ پھلوں سے لدا ہوا ہے اور نہایت عمدہ شیریں پانی کی نہریں اس میں سے گذرتی ہیں۔ لیکن اس کی قسمت میں سوائے خوشبو سونگھنے اور سرسراہٹ محسوس کرنے کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔

پس ہم تمام احمدی مستورات پر لازم ہے کہ وہ مرکز میں اس خواہش کو لے کر آئیں کہ ہم نے وہاں روحانیت کی جلا کے لئے جانا ہے۔ جتنے دن یہاں گذاریں اس نیک اور پاک ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اپنا وقت فضول گپوں اور ایک دوسرے سے شکر رنجی میں ضائع نہ کریں۔ جلسہ کے تمام پروگرام کو باقاعدگی سے سنیں کیونکہ معلوم نہیں کونسی بات کس وقت ہدایت کا موجب ہو جائے ✦

ضروری تردید

مصباح ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۵۱ء میں ایک مضمون بعنوان "دسترخوان سے پہلے اور دسترخوان کے بعد" شائع ہو چکا ہے جو مضمون نگار بہن نے کتاب "اکسیر ہدایت" سے نقل کر کے بھجوایا ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہماری کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے یہ مضمون مصباح میں شائع ہو گیا ہے اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض نامناسب روایات شائع ہوئی ہیں ہمیں اُن سے کسی صورت میں اتفاق نہیں۔ اس قسم کی روایات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت محض راویوں کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں نہایت پاک اور مصفا تعلیم دی ہے۔ دنیا کی کوئی تہذیب اس تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس تعلیم نے عرب کی پسماندہ قوم کو دنیا کی چوٹی کی قوم بنا دیا۔ روحانیت سے بے بہرہ اور تہذیب سے عاری لوگوں کو پاکباز اور باتمیز انسان بنا دیا پس کون ہے جو ادنیٰ سی برائی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی تعلیم کی طرف منسوب کر سکے ✦

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی (بخاری)

(ترجمہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے۔

تشریح:۔ یہ لطیف حدیث انسانی اعمال کے فلسفہ پر ایک اصولی روشنی ڈالتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بظاہر نیک نظر آنے والے اعمال بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض کام محض عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں اور بعض کام دوسروں کی نقل میں کئے جاتے ہیں اور بعض کام ریا اور دکھاوے کے طور پر کئے جاتے ہیں لیکن ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ سب کام خدائے اسلام کے ترازو میں بالکل بے وزن اور بیہودہ ہیں اور سچا عمل وہی ہے جو دل کے سچے ارادہ اور نیت کے خلوص کے ساتھ کیا جائے۔ اور یہی وہ عمل ہے جو خدا کی طرف سے حقیقی جزا پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ حق یہ ہے کہ جب تک انسان کا دل اور اسکی زبان اور اسکے جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عمل کے بجالانے میں برابر کے شریک نہ ہوں وہ عمل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ دل میں سچی نیت ہو زبان اس نیت کی تصدیق ہو اور ہاتھ پاؤں اس نیت کے عملی گواہ ہوں۔ تو تب جا کر ایک عمل قبولیت کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں سچی نیت نہیں تو وہ منافق ہے۔ اگر اسکی زبان پر اس کی نیت کی تصدیق نہیں تو وہ بزدل ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں اس کی بیان کردہ نیت کے مطابق نہیں تو وہ بدعمل ہے۔ پس سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت شامل ہو۔ پاک نیت سے انسان اپنے بظاہر دنیوی اعمال کو بھی اعلیٰ درجہ کے دینی اعمال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک خاوند اس نیت سے اپنی بیوی کے مُنہ میں لقمہ ڈالتا ہے کہ میرے خدا کا یہ منشاء ہے کہ میں ایسا کروں تو اس کا یہ فعل بھی خدا کے حضور ایک دینی نیکی شمار ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ دُنیا میں لاکھوں انسان صرف اسلئے نماز پڑھتے ہیں کہ انہیں بچپن سے نماز کی عادت پڑ چکی ہے اور لاکھوں انسان صرف اسلئے روزہ رکھتے ہیں کہ ان کے اردگرد کے لوگ روزہ دار ہوتے ہیں۔ اور لاکھوں انسان صرف اسلئے حج کرتے ہیں کہ تا لوگوں میں ان کا نام حاجی مشہور ہو اور وہ نیک سمجھے جائیں۔ ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی یہ حدیث ایسے تمام اعمال کو باطل قرار دیتی ہے۔ اور ایک باطل عمل خواہ وہ ظاہر میں کتنا ہی نیک نظر آئے خدا کے حضور کوئی اجر نہیں پا سکتا۔ لاریب سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت ہو اور عمل کا اجر بھی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہماری جماعت کو ہمت نہیں ہارنی چاہیئے!

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھالیں یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلّہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کریں اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیالِ خویش باخدا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملنا ہے انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے بلکہ اسلام نے اس کیلئے نہایت آسان راہ رکھ دی ہے اور وہ کشادہ راہ وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائی ہے تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھا دی لیکن سامان کچھ مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے وہاں اس کیلئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورت میں اس قبولیت کا اشارہ ہے جہاں فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

مورخہ ۲۵ نومبر کو جناب سید داؤد مظفر صاحب کو خدا تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جو کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نواسہ اور سید محمود اللہ شاہ صاحب کا پوتا ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور احمدیت و خاندان کے لئے بابرکت کرے۔ آمین!

ادارہ کی طرف سے

حضرت اماں جان اور سیدنا حضرت امیر المومنین اور شاہ صاحب و نومولود کے والدین کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا جاتا ہے۔　(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

شکایتیں نہ سنتے

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب نے سُنا کہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے ان کی کچھ شکایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کی ہے اس خبر پر مولوی محمد علی صاحب کو بہت رنج ہؤا۔ انکی طبیعت زود رنج تھی۔ فوراً حضرت صاحب کو ایک خط لکھا حضور انکے خط کو پڑھ کر باہر تشریف لائے۔ مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں جو مسجد مبارک سے ملحق ہے۔ اتفاق سے اُسوقت میں بھی مولوی محمد علی صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تو شکایتیں نہیں سُنا کرتا مجھے تو آپ اس بارے میں بہرہ سمجھیں۔ اگر میرے پاس کوئی شکایت کرتا بھی ہے تو میں کچھ توجہ نہیں کرتا کہ کوئی کیا کہہ رہا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا آخر حضور بھی انسان ہیں (یعنی ایسی شکایتوں کا اثر ہوتا ہوگا) اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ مولوی محمد علی صاحب پر ناراض ہوئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ایسا کلمہ کیوں بولا۔ کہ "آخر آپ بھی انسان ہیں"۔ گویا یہ کلمہ گستاخانہ تھا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا "جس طرف میں آپکو لے جانا چاہتا ہوں اُدھر تو ابھی آپ کا مُنہ بھی نہیں ہے"۔

اس کے بعد حضورؑ اُٹھ کر اندر چلے گئے۔

مغرب سے سورج کا نکلنا

ایک دوست نے عرض کیا کہ پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ امام مہدی کے زمانہ میں سورج مغرب سے نکلے گا اس کا کیا مطلب ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سورج اور ستاروں کے نکلنے اور ڈوبنے کے جو اوقات وغیرہ قدرت میں مقرر ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس قسم کی پیشگوئیوں کی تعبیر و تاویل کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اس پیشگوئی کا یہ مطلب ہے کہ امام مہدی کے زمانہ میں مغربی ممالک میں اسلام پھیلیگا۔ چنانچہ اب خبر آئی ہے کہ انگلستان کے شہر لورپول میں ایک صاحب جو بیرسٹر ہیں اور مسٹر کولیم انکا نام ہے انہوں نے دین اسلام قبول کیا ہے۔

مَیں نے جب امریکہ میں ایک سہ ماہی رسالہ جاری کیا تو اِسی خیال سے اس کا نام "شمس الاسلام" رکھا کیونکہ اس میں امریکہ کے لوگوں کے مسلمان ہونے کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ انگلستان میں جو انگریز سب سے پہلے میرے ہاتھ پر مسلمان ہؤا تھا اس کا نام سپیرو تھا جسکے معنے ہیں چڑیا۔ میں نے اس کا اسلامی نام مومن رکھا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ آپؑ ملک انگلستان میں ہیں اور سفید چڑیاں پکڑ رہے ہیں وہ خواب اس طرح پورا ہوا کہ انگلستان میں انگریز مسلمان ہوگئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

(پیش کردہ مکرمہ محترمہ ام داؤد احمد صاحب)

دیکھو مَیں تمہیں دردِ دل سے کہتا ہوں کہ وحدت بڑی چیز ہے اور ہر قسم کی کامیابیوں کی جڑ ہے صحابہ کرام نے اسکا مزہ چکھا ہے۔ ان کی قوم ایک کس مپرسی حالت میں تھی۔ صرف وحدت کے ذریعہ ساری دُنیا میں عظیم الشان اور منظفر و منصور ہو گئی۔ جب تک ہر ایک آدمی اپنی ذاتی اغراض کو چھوڑ کر دوسرے کی ہمدردی میں فنا نہ ہو جائے یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عمائد مکہ کو دعوت دی اور کہا کہ "کوئی تم میں سے ہے جو ہمارا بوجھ اٹھا سکے" ؟ حضرت علیؓ اُس وقت ایک نوجوان لڑکے تھے۔ آنکھیں بھی اُسوقت خراب تھیں بڑی جرأت سے کہا "مَیں حاضر ہوں"۔ اُسوقت لوگوں نے ہنسی اُڑائی مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ قول ایسا قابلِ قدر تھا کہ تیرہ سو برس گذر گئے اور مولیٰ مرتضیٰ کی اولاد کا بچہ بچہ سید (سردار) کہلاتا ہے۔ وہ ہمارا خادم بنا تو خدا نے اُسے مخدوم بنا دیا۔ یہ خدا کی خدائی کے نشانات ہیں۔

ایک عورت نے مجھے کہا کہ آج مَیں نے اپنے خاوند کو کہا کہ مجھے تیل لا دو۔ اُس نے کہا تم بال مُنڈوا دو یہ حاجت نہیں رہیگی۔ افسوس! مَیں تمہیں دردِ دل سے کہتا ہوں۔ آپس میں جنگ مت کرو۔ تم کرتے ہو مگر میرے پاس نہ پہنچایا کرو۔ قرآن کریم چھوڑنے سے یہ تمام خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ نہ کہا کرو فلاں آدمی بھی کھاتا ہے پیتا ہے مَیں بھی ایسا ہی ہوں۔ اسکی کیوں تابعداری کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آدمی ہی تھے۔ مرزا صاحبؑ بھی آدمی تھے۔ جارج بھی ایک دُبلا سا آدمی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو وِرد بناؤ۔ استغفار کثرت سے کرو۔ نمازوں کو درست کرو۔ جھوٹ سے مجتنب رہو۔ زبان کو قابو میں رکھو۔ اور ہر شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ مَیں نے آٹھ پہر میں لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا کام کیا۔ اُمتِ محمدیہ کا منشاء ہی یہی ہے کہ لوگوں کی بھلائی کے لئے جان تک لڑا دی جائے۔ سرہندی بزرگ نے لکھا ہے کہ مَیں جب رات کو سونے لگتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ اپنے فرضِ منصبی کو کہاں تک ادا کیا ہے۔ گویا حاسبوا قبل ان تحاسبوا اور وازنوا قبل ان توازنوا پر عمل فرماتے تھے۔

اعلان

(۱) مصباح کے خریداران اپنا اپنا بقایا صاف کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ آئندہ کیلئے چندہ سالانہ چندہ پیشگی عنایت فرماویں تاکہ رسالہ مالی مشکلات کے بوجہ سے سرنگوں نہ ہو سکے۔ (۲) وی۔ پی واپس کرنیوالے خریداران پر واضح ہو کہ یہ نقصان سراسر قومی نقصان ہوتا ہے جو کہ ایک احمدی کیلئے کسی طرح جائز نہیں۔ (۳) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ کا ہونا ضروری ہے ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

محمود بن گئے وہ بنے جب ایاز ہم

(مندرجہ ذیل نظم ۱۱-۷-۵۱ کو بمقام سکیسر کہی گئی تھی۔)

آؤ تمہیں بتائیں محبت کے راز ہم
چھیڑیں تمہاری رُوح کے خوابیدہ ساز ہم

میدانِ عشق میں ہیں رہے پیش پیش وہ
محمود بن گئے وہ بنے جب ایاز ہم

بطحا سے نکلے وہ کبھی سینا سے آئے وہ
مبدت طراز وہ ہیں کہ جدت طراز ہم

ایسی وفا ملے گی ہمیں اور کس جگہ
آئینگے اُن کے عشق سے ہرگز نہ باز ہم

وہ آئے اور عشق کا اظہار کر دیا
پڑھتے رہے اندھیرے میں چھُپ کر نماز ہم

عشقِ صنم سے عشقِ خدا غیر چیز ہے
اس رہ کے جانتے ہیں نشیب و فراز ہم

اِک ذرۂ حقیر کی قیمت ہی کیا بھلا
کرتے ہیں اُنکے لطف کے بل پر ہی ناز ہم

گاتے ہیں جب فرشتے کوئی نغمۂ جدید
ہاتھوں میں تھام لیتے ہیں فوراً ہی ساز ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوگام

مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب ایم اے راجیکی

اِس دِل کا داغ داغ دکھایا گیا تو کیا — اُن کو پیامِ شوق سُنایا گیا تو کیا
آنکھوں کا شغل گریۂ پیہم رہا عزیز — پھُولوں کو اِس چمن میں ہنسایا گیا تو کیا
اِس میں بھی کوئی تیری مشیّت کا راز ہے — بزمِ جہاں میں ہم کو جلایا گیا تو کیا
غشی بھی تو اِک حجاب تھا نظرِ کلیم کا — رُخ سے تیرے نقاب اُٹھایا گیا تو کیا
اب تک ملی نہ کعبۂ مقصود کی خبر — دَیر و حرم میں سر کو جُھکایا گیا تو کیا
دوگام چل کے رہ گئے دشتِ جنوں میں ہم — رہبر کو ساتھ ساتھ چلایا گیا تو کیا
بحرِ الم میں ڈوبنے والے نہ بچ سکے — کشتی کو وار، پار لگایا گیا تو کیا
سب کچھ عیاں ہے دہر میں فردِ گناہ سے — خاکِ لحد میں ہم کو چھپایا گیا تو کیا
چرخِ کہن نے اور بھی لاکھوں ستم کئے — اِک بے وفا کو دل سے بھُلایا گیا تو کیا
سوزِ جگر گداز کی حالت وہی رہی — سازِ طرب نواز بجایا گیا تو کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

ادارہ

۳۔ عصمتِ انبیاء

ہمارے نزدیک انبیاء کے متعلق غیر احمدیوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ ان کی ناسمجھی اور عدم تدبّر ہے۔ وہ خدا کے کلام کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور بلا تحقیق اپنی بات کو پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تمام نبی معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔ وہ سچائی کا زندہ نمونہ اور وفا کی جیتی جاگتی تصویر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ظہور اُنکے ذریعہ دُنیا میں ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ ایک آئینہ ہوتے ہیں جس میں بدکار بعض دفعہ اپنی شکل دیکھ کر اپنی بدصورتی کو اُن کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ نہ حضرت آدم علیہ السلام شریعت کو توڑنے والے تھے، نہ حضرت نوحؑ گنہگار تھے۔ نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ بولا اور اللہ تعالیٰ کے کسی ارشاد پر کسی شک وشبہ کا اظہار کیا، نہ حضرت یعقوبؑ نے کبھی دھوکا دیا۔ نہ حضرت یوسفؑ نے بدکاری کا ارادہ کیا یا چوری کی یا فریب کیا، نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوئی ناحق خون کیا، نہ داؤد علیہ السلام نے کسی کی بیوی کو ناحق چھینا، نہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کسی مشرکہ سے محبت کی اور اس کے حصول میں مختلف حیلہ سازیاں کیں، اور نہ ہی انہوں نے گھوڑوں کے شغف میں نماز سے غفلت کی۔ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ کیا۔ آپؐ کی ذات تمام عیوب سے پاک تھی اور تمام گناہوں سے محفوظ۔ جو آپؐ کی عیب شماری کرتا ہے وہ خود اپنے گند کو ظاہر کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان کہلانے والے انبیاء کے متعلق اس قسم کے خیالات کے قائل ہیں۔ مختلف تفاسیر میں اس قسم کے خیالات درج شدہ موجود ہیں۔ درحقیقت یہ باتیں یا تو منافقوں کے جھوٹے اتہامات کی بقیہ یادگار ہیں یا کلامِ الٰہی کے غلط اور خلافِ مراد معنی کرنے سے پیدا ہوئی ہیں۔ ہم ان کو کسی صورت میں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ اس میں اللہ اور اس کے رسولوں کی ہتک ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا کلام ان عقائد کی واضح تردید کرتا ہے۔

۴۔ خاتم النبیّین کا مفہوم!

غیر احمدی یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیّین ہیں اس لئے آپؐ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ان کا استدلال قرآن مجید کی اس آیت سے ہے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ۔

وہ لفظ خاتم کے معنے کرتے ہیں (نبیوں کو) بند کرنیوالا حالانکہ آیت میں خاتَم النبیین ت کی زبر سے ہے زیر سے نہیں ۔ خاتَم ت کی زبر سے کے معنے مُہر کے ہیں نہ کہ ختم کرنے والے کے ۔ اور مُہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے ۔ گویا اس کے معنے یہ ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے حقیقی باپ تو نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی تصدیق کرنے والے ۔ اس سے تو یہی مفہوم نکلتا ہے کہ آئندہ جو بھی اس اُمت میں نبی ہوگا وہ حضورؐ کی تصدیق کے بعد آسکیگا ۔ یہی دلیل اللہ تعالیٰ نے کفار کے اعتراض کو دُور کرنے کے لئے بیان فرمائی ہے ۔ کیونکہ کفار یہ اعتراض کرتے تھے کہ آپ ابتر ہیں، آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ بے شک آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہیں لیکن ہم نے آپ کو بہت بابرکت اور عظیم الشان روحانی اولاد دی ہے ۔

غیر احمدی یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اِنّی آخر الانبیاء ولا نبی بعدی میں آخری نبی ہوں اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ بھی تو فرمایا ہے ومسجدی آخر المساجد کہ میری مسجد آخری مسجد ہے ۔ اگر اِنّی آخر الانبیاء کے معنے یہی ہیں کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو آخر المساجد کے معنے بھی یہی ہونگے کہ حضورؐ کی مسجد کے بعد بھی کوئی مسجد نہ ہو ۔ لیکن ایسا نہیں ہے ۔ مساجد بکثرت بن رہی ہیں خواہ نمازی نصیب ہوں یا نہ ہوں ۔ غیر احمدی اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مساجد سب حضورؐ کی مسجد کی ظل ہیں اور ظل اصل سے جُدا نہیں ہو سکتا ۔ اسلئے یہ مساجد بھی گویا حضورؐ کی ہی مساجد کہلائیں گی ۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اِنّی آخر الانبیاء کے باوجود ایسے انبیاء آسکتے ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ظل ہوں ۔

غرضیکہ غیر احمدی زندہ خدا کی زندہ تجلیات کے معرضِ وجود میں آنے کے منکر ہیں ۔ وہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کو یکساں طور پر بند کرتے ہیں ۔ لیکن دوسری طرف یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے حالانکہ وہ نبی ہیں ۔ جب انبیاء کی آمد کا دروازہ بالکل بند ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا انتظار بےسُود ہے ۔ پس انبیاء کی آمد کے متعلق ہمارا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یوں ہے :۔

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی شرفِ مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا ۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں ۔ شریعت والا کوئی نبی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔" (تجلیاتِ الٰہیہ)

پس ہمارا ایمان ہے کہ نبوت کے تمام دروازے بند ہیں مگر محمدی نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیش کے لئے کھلا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کے اندر غیر تشریعی نبی آسکتے ہیں۔ کیونکہ اسلامی شریعت عالمگیر اور دائمی شریعت ہے۔ یہ رُوحانی شجر ہمیشہ ہی ثمر دیتا رہے گا۔ اس کا ثبوت اللہ اور اس کے رسولؐ کے کلام میں موجود ہے۔ ذیل میں مزید ایک دلیل پیش کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں ہمیں دعا سکھائی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کہ اے خدا ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام کیا۔ گویا ہم کم از کم پانچ نمازوں میں یومیہ یہ دُعا کرتے ہیں کہ خدایا ہمیں اُس راستہ پر چلا جس راستہ پر تیرے انعام یافتہ لوگ چلے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ انعام یافتہ لوگ کون تھے؟ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی بھی وضاحت فرما دی ہے۔ فرمایا:-

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا ۝ (سورہ مائدہ ع)

ترجمہ:- کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا تو یہ لوگ اُن لوگوں کے زمرہ میں شمار ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ یعنی وہ نبیوں میں، صدیقوں میں، شہداء میں اور صلحاء میں شمار کئے جائیں گے۔ پس سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ تم منعم علیہم بننے کی دُعاء مانگو اور سورہ مائدہ ع میں "منعم علیہم" کی تشریح فرمائی کہ وہ انبیاء، صدیق، شہداء اور صالحین ہیں۔ گویا ارشاد فرمایا کہ اگر تم اللہ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرو گے تو نبی، صدیق، شہید اور صالح کے مرتبہ تک پہنچ سکو گے۔ پس دیکھو اللہ تعالیٰ نے کس وضاحت سے اس مسئلہ کو بیان فرما دیا ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و اتباع سے آپؐ کا متبع نبی کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ لیکن وہ نبوت اتباعی اور غیر تشریعی ہے نہ کہ تشریعی۔

غیر احمدی یہ کہا کرتے ہیں کہ آیت میں "مع" کا لفظ ہے جس کے معنی ساتھ کے ہیں۔ گویا معنی یوں ہوں گے کہ جو اللہ اور اُس کے رسول کی کامل اتباع کریں گے وہ انبیاء، صدیقوں، شہداء اور صلحاء کے ساتھ ہونگے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضورؐ کی کامل اتباع کرنے والے کو صالح کا بھی درجہ حاصل نہیں ہوگا بلکہ صرف ان لوگوں کی حاشیہ برداری خادموں کی طرح کریں گے اس سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی کیا ہتک ہوسکتی ہے پس حقیقتہً یہاں "مع" بمعنی "مِن" ہے یعنی ان کو یہ مقام حاصل ہوگا۔ اور قرآن مجید میں یہ لفظ اکثر جگہ انہیں معنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کُونُوْا مَعَ الصّٰلِحِیْنَ ۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ کہ تم صالحین اور صادقین کی صحبت اختیار کرو اور ان کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ تم انکے ساتھ تو رہو لیکن ان کے رنگ میں رنگین ہونیکی کوشش نہ کرو۔

۵- وفاتِ مسیحؑ!

دیگر فرقے شیعہ و سُنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ مانتے ہیں۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج دو اڑھائی ہزار سال گذر جانے کے بعد بھی ۳۳ سال کے جوان ہیں اور وہ کھانے پینے اور دیگر حوائج بشریہ کے محتاج نہیں۔ وہ لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں سب سے بڑے فتنہ کا قلع قمع کرنا مسلمانوں کی بگڑی کو بنانا اور اسلام کو روئے زمین پر پھیلانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاسِ قدسیہ سے تربیت یافتہ کسی محمدی پاکیزہ وجود کا کام نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی کارنامہ ہوگا۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مان کر ہم خدا کی توحید پر کیونکر حملہ کریں جبکہ قرآن مجید میں آتا ہے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔ یعنی کہ مسیحی لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ ان کے عرصہ حیات میں ان کے متبعین کے عقائد میں الوہیت مسیح کا عقیدہ شامل نہیں ہوا تھا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دُنیا میں دوبارہ آنا مقدر تھا تو بہرحال اپنی قوم کو الوہیت کے عقائد میں ملوث دیکھ لیتے۔ بلکہ ان کا یہ کام تھا کہ ان کفار کو ہلاک کریں اور کسرِ صلیب کریں۔ پھر ان کا ان عقائد سے بے خبر رہنا ناممکن تھا۔ پھر کیا وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولیں گے؟ ہم اللہ کے نبی پر یہ بدگمانی نہیں کرسکتے۔ یہ سب ہماری عقلوں کا قصور ہے۔ ہم مخلوق ہو کر اپنے خالق کی غلطیاں کیونکر نکالیں اور جاہل ہو کر علیم کو سبق کیونکر دیں۔ خدا کے بعد ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اگر دُنیا میں یا آسمان پر کوئی وجود زندہ رکھے جانیکے قابل تھا تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا۔ اگر اُمت کے فساد کی اصلاح کسی کے لئے ہونا ہی تھی تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک ہی تھی۔ جب حضورؐ نے دوبارہ نہیں آنا تھا تو پھر کون ہے جو اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے دوبارہ آسکتا ہے جو لوگ خود ناقص ہیں وہ زمانہ کے لحاظ سے ناقص تعلیم لاتے ہیں۔ ان کی بساط کہاں کہ کامل و اکمل کی تعلیم کی اصلاح کیلئے آسکیں۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے تو اور کون ہے جو آج تک زندہ موجود ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر دنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے

اگر دنیا میں کسی نے لازوال زندگی حاصل کرنا ہوتی تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک تھی۔ جب آپ رحلت فرما گئے تو اور کون ہے جو زندہ رہے اور اَفَاِنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخَالِدُوْنَ کی خلاف ورزی کرے؟

غیرت کی جا ہے عیسٰی زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

یہ واضح رہے کہ کوئی فردِ بشر آسمان پر نہیں جا سکتا۔ کیونکہ جب مخالفین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ آسمان پر جا کر ہمارے لئے ایک کتاب لائیں جسے ہم پڑھیں تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا یعنی میرا رب ہر ایک کمزوری سے پاک ہے۔ مَیں تو صرف ایک بشر ہوں۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر جانے سے قاصر ہیں تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے زندہ آسمان پر جانا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم "ربوہ"

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام بروز اتوار صبح ۸½ بجے زیرِ صدارت مکرمہ بھابی زینب صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوا۔ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ استانی امۃ الرشید صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے نعت پڑھی۔ اسکے بعد استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "اخلاقِ فاضلہ" کے متعلق مضمون پڑھا۔ پھر طالبات جماعت ہشتم نے باری باری حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مضامین سنائے۔ آخر میں محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "تزکیۂ نفوس" کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ کے دوران میں درود شریف بار بار پڑھا گیا۔ جلسہ ٹھیک پونے دس بجے ختم ہوا کیونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مردانہ جلسہ میں تقریر تھی جسمیں شمولیت ضروری تھی۔

(رپورٹر)

الوداعی تقریب

مورخہ ۳/۱۱/۵۱ کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ امۃ الرشید صاحبہ شوکت نے ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ سکینہ بیگم صاحبہ نے جواب میں شکریہ ادا کیا اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اسکے بعد دعا کی گئی اور یہ تقریب ختم ہوئی۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ ۱/۱۲/۵۱ کو مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔ آپ وہاں تبلیغ اسلام میں اپنے میاں کا ہاتھ بٹائیں گی۔ اور مستورات میں حلقۂ تبلیغ کو وسیع کرنے کی کوشش کریں گی۔

تمام احمدی بہنیں اپنی اس بہن کے بسلامت پہنچنے اور کامیاب و کامران ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورتِ زمانہ مسیح موعودؑ کی داعی ہے

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سچا مسلمان اس زمین پر خدا کا خلیفہ ہوتا ہے۔ وہ کائناتِ عالم پر اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے اختیارات سے حکمرانی کرتا ہے۔ وہ زمینی اور آسمانی موجودات اور اجرام کو مسخر کرکے ان سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ قرآن مجید نے انسان کو اسی لئے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے۔ انسان جب اس بلند مقام سے گر جاتا ہے تو وہ حیوانات اور جمادات سے بھی بدتر بن جاتا ہے۔ وہ اپنی بربریت اور سفاکی میں درندوں سے بڑھ جاتا ہے اور اپنے عجز و کسل میں جمادات کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ جب کبھی انسانوں کی بڑی تعداد انسانیت کے امتیاز کو کھو بیٹھتی ہے اور راہِ حق سے بھٹک جاتی ہے اور وہ انسان جو مخدوم اور مسجودِ ملائکہ ٹھہرایا گیا تھا پتھروں اور پانیوں کی پوجا شروع کر دیتا ہے، درختوں اور جانوروں کو اپنا معبود قرار دے لیتا ہے، سورج چاند اور دیگر چمکنے والے ستاروں کو اپنا دیوتا سمجھ لیتا ہے ہاں جب انسانوں کی اکثریت توحید سے منحرف ہو جاتی ہے اور مقصدِ تخلیق کو نظر انداز کر دیتی ہے تب اللہ تعالیٰ کسی نبی اور رسول کو بھیجتا ہے۔ اس کا مقصدِ بعثت بھولے ہوئے سبق کو یاد دلانا اور گمراہ انسانوں کو سیدھے راستہ پر چلانا ہوتا ہے۔ نبی کی بعثت اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ نسلِ آدمؑ ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے کہ اسے قعرِ ضلالت سے نکالنے کے لئے آسمانی ہاتھ کا سہارا لازمی ہے اسی لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اے لوگو! اس فرستادہ پر ایمان لاؤ تب ہی تم ہلاکت سے بچ سکتے ہو۔

ہر نبی کے لئے نئی شریعت لانا ضروری نہیں ہوتا، لیکن ہر نبی پر ایمان لانا لازمی ہے۔ کیونکہ نبی مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور مُردہ روحوں میں نفخ رُوح کے لئے آتا ہے۔ غلط کار لوگ نبی کی آمد پر کفر و اسلام کی بیکار بحث شروع کر دیتے ہیں حالانکہ سچے نبی کا ظہور اور اس کا دعویٰ ہی اس امر پر برہان ساطع ہوتا ہے کہ زمین مر چکی ہے اسے زندہ کرنے کے لئے آسمانی پانی کی ضرورت ہے۔

قرآن مجید کے نزول کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شریعت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ مَیں اس کتاب کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھوں گا اور اس کی حفاظت کا ذمہ دار مَیں ہوں۔ پس قرآن مجید کے بعد نئی شریعت کے نزول کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی حقیقتوں کے قلوب انسانی میں قائم کرنیکا سوال باقی ہے جب تک دل زندہ ایمان سے معمور نہ ہو انسان گناہ کی تاریکیوں سے نجات نہیں پا سکتا۔ اور اسلام کی جملہ صداقتوں پر عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ پس نزول قرآن مجید کے بعد ایسے وجودوں کی ضرورت ہے جو اسلام کی تعلیمات کو قائم کر سکیں اور اس پاک کتاب پر چڑھائے گئے غلط حواشی کو دور کر سکیں۔ ایسے وجود جب انتہائی تاریکی کے وقت مبعوث ہوں تو وہ اس بات کے مقتضی ہوتے ہیں کہ انسان ان پر ایمان لائیں اور اس شمع حق سے منور ہوں، اس چشمۂ آبحیات سے اپنی پیاس کو بجھائیں۔

اُمت محمدیہ کو الٰہی نوشتوں میں خیر امت قرار دیا گیا ہے مگر ساتھ ہی مسلمانوں کے بگڑنے اور یہودیوں کے نقش قدم پر چلنے کی خبر بھی دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ہر کھانا نمک سے درست کیا جاتا ہے تو نمک کے خراب ہو جانیکا مطلب تمام کھانوں کا خراب ہو جانا ہے۔ مسلمانوں کے بگڑ جانے کے معنے یہ ہیں کہ اس زمانہ میں دنیا کی ساری قومیں بگڑ چکی ہوں گی۔ اور نورِ ایمان مٹ چکا ہو گا۔ اس وقت آسمانی نور کی ضرورت ہو گی اور آسمانی عصا گرتی ہوئی انسانیت کو سنبھالنے کے لئے درکار ہو گا۔ اسی آسمانی نور اور اسی آسمانی عصا کو احادیث نبویہ میں مسیح موعود قرار دیا گیا۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے بگڑنے کے بعد انہیں خیر اُمت بنانے کے لئے مسیح کو بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے تاکہ پھر سچے مسلمان پیدا ہوں۔ اور پھر انہیں قرآن مجید کا شغف حاصل ہو اور پھر وہ خدا کی بادشاہت کو زمین پر قائم کرنے والے بنیں۔ وہ زمین و آسمان کی کائنات کے رازوں کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ترانے گائیں اور جس طرح اسلام پر پہلے عزت و اقبال کا دور آ چکا ہے اسی طرح پھر اس آخری زمانہ میں وہی دور دوبارہ آئے۔

مسلمان کہلانے والوں کی موجودہ حالت کا تازہ ترین اعتراف اِن الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

"ملوکیت کے جراثیم مسلمانوں میں سرایت کر جانے کا سب سے بڑا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے تبلیغ دین سے منہ موڑ لیا اور لہو و لعب دنیوی میں کچھ اس بُری طرح گرفتار ہوئے کہ توبہ ہی بھلی۔ ان بادشاہوں نے تبلیغ حق تو درکنار حق کے پرستاروں پر وہ ستم ڈھائے کہ آج ان کے ذکر تک سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ ہند و پاکستان میں بسنے والے مسلمان نام کے مسلمان رہ گئے ورنہ عقائد کے لحاظ سے ان میں اور غیر مسلموں میں کوئی فرق نہ رہا۔ .... خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو پاکستان مل گیا ہمیں امید واثق تھی کہ اب دن پھریں گے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پاک سرزمین میں خدمتِ دین کا غلغلہ بپا ہوگا اور یہ خطۂ پاک مسلمانانِ عالم کی رہنمائی کرے گا۔ لیکن اب تک کسی جماعت کو بھی خدمتِ دین کا خیال نہیں آیا۔ بلکہ خدامِ دین سیاست کے چکر میں کچھ اس طرح اُلجھ کے رہ گئے ہیں کہ ان کا وجود اور عدم وجود برابر ہو کے رہ گیا ہے۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے علماء کرام اور دینی ادارے اس صورتِ حال کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ علمائے کرام تو اکثر و بیشتر سیاسی جوڑ توڑ میں مصروف ہیں اور دینی ادارے تبلیغِ دین کی بجائے فروعات میں اُلجھ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسلام اور اس کے زریں اصول لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔"

(روزنامہ زمیندار ۱۵ر نومبر ۱۹۵۱ء)

جب اسلام کی یہ حالت ہے اور مسلمانوں پر ایسی غفلت اور ایسا جمود طاری ہے تو کیا یہی وقت فرستادہ ربانی کے ظہور کا نہیں تھا تا وہ اپنی قوتِ قدسیہ سے مقدس لوگوں کی ایک جماعت تیار کرے جو اسلام پر نثار ہو؟ یقیناً یہ وقت ظهر الفساد فی البر والبحر کے نمونے کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمین ضرورت کے وقت اپنے مرسل کو مبعوث فرما دیا ہے اب یہ اہلِ دُنیا کا کام ہے کہ اس کی روحانی فیضرسانی سے مستفید ہوں اور اس کی ہدایات کی روشنی میں قرآنی حقیقتوں کو اپنا کر سچے مسلمان بن جائیں اور مقصدِ تخلیق کو حاصل کریں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؏

بقیہ صلا

"مسلمان عورتوں کے زرّیں کارنامے"

کا باعث نہیں بنی۔ اب جاؤ اور لڑتے ہوئے شہید ہو جاؤ۔!"

چاروں جوان ماں کی اس بات کو سُن کر دشمن کی صفوں کی طرف سرپٹ روانہ ہوئے اور جب بڑھیا کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور بولی۔

"خدایا میرے بچوں کو بچانا"

چاروں بیٹے جنگ میں شامل ہوئے اور بڑی بہادری سے لڑے۔ شام ہوئی اور چاروں صحیح سالم اپنی ماں کے پاس پہنچ گئے کسی کو معمولی سی خراش بھی نہ آئی تھی۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ان چاروں کو دربارِ خلافت سے دو دو ہزار بطور گذارہ ملتے اور وہ سب کے سب سیدھے لا کر بوڑھی ماں کے حوالے کر دیتے ؏

(طبری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرد و عورت کے حقوق کے متعلق اسلامی تعلیم

محترمہ نصیرہ فردوس صاحبہ لاہور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا جہاں دیگر خرابیوں میں مبتلا تھی وہاں ان میں ایک خرابی یہ پائی جاتی تھی کہ مرد اپنے ہی جیسی ایک مخلوق یعنی طبقۂ نسواں کے حقوق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ کسی ضابطۂ اخلاق کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے مرد جس قدر بیویاں چاہتا رکھ سکتا تھا اور جب چاہتا چھوڑ سکتا تھا۔ اسکے برعکس عورت کیلئے ایک دفعہ شادی کرنے کے بعد ظالم سے ظالم خاوند سے بھی چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ایک امیر و کبیر باپ کی بیٹی محض اس جرم کی پاداش میں کہ وہ عورت ہے اپنے باپ کی جائداد سے محروم کر دیجاتی تھی۔ غرضیکہ عورت ذات بڑی کس مپرسی کی حالت میں تھی۔ اس وقت کا کیا کہنا آج بھی ایک طبقہ ایسا موجود ہے جو نعوذ باللہ عورت کو جوتی کی طرح اپنے پاؤں کے نیچے رکھنا چاہتا ہے۔ اسکے برعکس ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو عورت کو مرد کی انتظامی لحاظ سے نگرانی سے بھی آزادی دلانیکی کوشش میں مصروف ہے۔

لیکن اسلام جو میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے اور اسکی تعلیم افراط و تفریط کے عیب سے پاک ہے وہ عورت کو اسکے دائرہ عمل میں آزادی دیتا ہے۔ ہاں اسکی فطری کمزوری کی وجہ سے اس بات کی ضرورت سمجھتا ہے کہ اسکے مخصوص حالات میں اسکے سہارا بننے کے فرائض مرد سرانجام دے۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اعمال کی جدوجہد اور ان کے نتائج کے حصول میں مرد و عورت یکساں اور برابر ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ (آل عمران رکوع ۲۰)

یعنی اے لوگو! میں جو تمہارا خالق و مالک ہوں میں تم میں سے کسی عمل کرنیوالے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت کیونکہ تم سب ایک ہی نسل کے حصے اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہو۔

عورت مرد کے مخصوص حقوق کے متعلق فرماتا ہے:۔

وَلَہُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْہِنَّ (سورہ بقرہ رکوع ۲۸)

یعنی جس طرح خاوندوں کے بعض حقوق بیویوں کے ذمہ ہیں اسی طرح بیویوں کے بعض حقوق خاوندوں کے ذمہ بھی ہیں“

اس ارشاد ربانی میں بتایا گیا ہے کہ عورت اور مرد دونوں کے ذمہ کچھ ذمہ داریاں لگائی گئی ہیں اور دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں کے لئے جوابدہ ہوں گے۔

مگر چونکہ انتظامی لحاظ سے یکجہتی پیدا کرنے کیلئے ایک امیر یا نگران کی ضرورت تھی اور اسلام نے اس معاملہ میں اس قدر سختی کی ہے کہ اگر دو شخص بھی چھوٹے سے چھوٹے سفر کیلئے نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔ وہ اگر ایسا نہ کرتا تو مقام تعجب تھا کہ اس نے چند گھنٹوں کی معیت کیلئے امیر بنانے کو ضروری سمجھا لیکن ایک لمبی رفاقت میں اس کو کیوں فراموش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ (سورہ نساء رکوع ۶)

یعنی گھریلو زندگی میں مردوں کو عورتوں پر امیر اور نگران رکھا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فطری قویٰ میں مردوں کو فضیلت عطا کی ہے اور پھر عورتوں کے اخراجات کی ذمہ داری بھی انہی پر ہے پس نیک بیویوں کو ہر حال اپنے خاوندوں کی فرمانبردار رہنا چاہیئے۔

لیکن اس انتظامی فرق کے باوجود بیویوں سے سلوک کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی (بخاری کتاب النکاح)

یعنی تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہی ہے جو اپنے اہل کیساتھ حسن سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے اور خدا کے فضل سے میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنیوالا ہوں۔

اس بارہ میں قرآن شریف بھی تاکید فرماتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (نساء ع ۳)

یعنی اے مسلمانو! اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو ناپسند بھی کرتا ہو تو پھر بھی یاد رکھو کہ ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو مگر خدا نے اس میں تمہارے لئے انجام کے لحاظ سے بہت بڑی خیر مقدر کر رکھی ہو۔

ان واضح دلائل کے ہوتے ہوئے بھی بعض مستشرقین یورپ اسلام پر یہ الزام دھرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے کہ اسلام عورت میں روح تک کو تسلیم نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلعم کی تعلیم کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے طبقہ نسواں کی تمام جائز اور واجبی حقوق کی پوری پوری حفاظت فرمائی ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ کو چھان کر میں دعویٰ سے کہتی ہوں کہ میرے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی بھی ایسا شخص نہیں گذرا جس نے عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کی ہو جیسی آپ نے کی ہے۔ چنانچہ شادی میں۔ عورت مرد کے تعلقات میں طلاق و خلع میں۔ ورثہ میں۔ اپنی ذاتی جائداد کے حصول اور اس کے استعمال کے حق میں تعلیم کے حقوق میں۔ قومی اور ملکی معاملات میں حصہ لینے کے بارے میں شخصی آزادی کے معاملہ میں۔ دینی حقوق اور ذمہ داریوں میں۔ غرضیکہ دینی اور دنیوی ہر ایسے میدان میں جس میں عورت قدم رکھ سکتی ہے۔ حضورؐ نے اسکے حقوق کو تسلیم کیا ہے اور اُمتِ مسلمہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ان فرائض کی ادائیگی سے باحسن وجوہ عہدہ برآ ہوں۔

پس ہم عورتوں کے لئے واجب ہے کہ اس احسان عظیم کے اعتراف کے طور پر اپنے نہایت ہی محبوب آقا پر ہزاروں ہزار درود بھیجیں۔

بھیج درود اس محسن پہ تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و علی عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ التجاء

محترمہ شمیم صاحبہ از ملتان

یہ ایما ہے مشیت کا، تقاضا ہے حمیت کا　　کریں احساس اب خواتیں زمانے کی ضرورت کا

سکوں برباد ہے دُنیا مضطرب صیدِ مصائب ہے　　نہیں ذرہ بھی اب باقی رہا نورِ بصیرت کا

بہت سے دام دو پھیلا رکھے ہیں آج شیطاں نے　　یہ ہو معلوم بہنوں کو کہ ہے یہ وقت ہمت کا

جگر کے منتشر ٹکڑے، تیری ہمت کے طالب ہیں　　دلِ مجروح جویا ہے، تیری نظرِ محبت کا

گرانی ہے یہ دُنیا دِ جہالت، اسی پیہم سے　　چکانا ہے تمہیں دنیا سے یہ غوغا رعونت کا

بہت پامال ذہنیت ہوتی جاتی ہے دُنیا کی　　لگا جاتا ہے دھبہ اُف لطافت کو کثافت کا

مٹا دے یہ جفا و جور کی خوئے دل آزاری　　دلوں میں بیج بو دے باہمی الفت اخوت کا

جلا دے مشعلِ ایماں، دلوں میں نونہالوں کے　　بنا دے اِن کو پروانہ رُخِ زیبائے ملت کا

بنا دے ان کو تُو ایثار و قربانی کا اِک پُتلا　　پڑھا دے پھر سبق انکو شجاعت کا اطاعت کا

تُو ان کے قلبِ صافی کو جلا دے مثلِ آئینہ　　تُو کر سرشار انکو دیں کی اس صہبائے وحدت کا

سکھا دے اِن جگر پاروں کو آئینِ فداکاری　　تحمل ضبط بتلا کر، سکھا دے گُر عزیمت کا

یہ راہِ راست پر اپنے قدم اِس شان سے رکھیں　　تحیر میں فلک ہو سرنگوں ہو کفر و بدعت کا

تیری ملت کے یہ تارے فروزاں ہوں مہر و ماہ سے بھی　　جبینوں میں درخشاں جلوہ ہو ماضی کی رفعت کا

یہ تیری تربیت سے لعل و گوہر پھر نکھر جائیں　　زرِ خالص، ضیا پا کر بنیں فخرِ آدمیت کا

تیری قدرت، تیری ہمت مسلم ہو زمانے پر　　فلک بھی گیت گاتا ہے تیری ہمت کی رفعت کا

اسی اپنی اٹل قوت سے لے اب کام تُو ایسا　　زمیں سے آسماں تک غلغلہ ہو تیری مدحت کا

غرض ہے تیری خدمت میں یہ ہی عرضِ خلوصانہ　　کہ تُو محسوس خود کر لے، تقاضا اپنی فطرت کا

تیری آغوشِ شفقت میں جو غنچے مسکراتے ہیں
بنا دے رازداں ان کو شمیمِ باغِ جنت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان عورتوں کے زرّیں کارنامے

حضرت سیدہ اُمّ داؤد احمد صاحبہ

(۱)

حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں مسلمانوں نے عراق فتح کیا۔ عراق کے ایک علاقہ میں جو دستِ میسان کے نام سے معروف تھا مسلمان حضرت مغیرہؓ بن شعبہ صحابی کی سرکردگی میں دشمن سے معروفِ جنگ تھے۔ اس علاقہ میں بہت سے معرکے ہوئے۔ انہیں معرکوں میں سے ایک معرکہ میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا جس سے مسلمان خواتین کی ہوشیاری اور جرأت پر روشنی پڑتی ہے۔

مسلمانوں اور مشرکوں میں شدید جنگ ہو رہی تھی۔ مسلمان خواتین میدانِ جنگ سے دُور ایک محفوظ مقام پر مقیم تھیں۔ جنگ زوروں پر تھی کہ ایک مسلمان عورت اردہ بنت حارث نے سب عورتوں کو جمع کر کے اُن کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ ہمیں بھی مسلمانوں کی امداد کے لئے میدانِ جنگ کی طرف بڑھنا چاہیئے۔ چنانچہ اِس خاتون نے اپنے دوپٹہ (اوڑھنی) سے جھنڈا بنایا۔ سب عورتوں نے اسکی تقلید کی اور اوڑھنیوں کے بناتے ہوئے جھنڈے لیکر عورتوں کا یہ دستہ میدانِ جنگ میں پہنچا۔ دشمن نے دیکھا کر ایک لشکر جھنڈے اُٹھائے آرہا ہے اُسے خیال ہوا کہ مسلمانوں کو تازہ دم کمک ملی ہے اور وہ اتنا گھبرایا کہ میدان چھوڑ کر فوراً بھاگ گیا۔ اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ (طبری)

(۲)

عراق میں مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان ایک زبردست معرکہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ہوا جو قادسیہ کے معرکہ کے نام سے مشہور ہے۔ اِس جنگ کے موقع پر ایک مسلمان بڑھیا اپنے چاروں جوان بیٹوں کے ساتھ اسلامی لشکر میں شامل تھی۔

لڑائی شروع ہونے سے قبل وہ اپنے بیٹوں سے مخاطب ہو کر بولی:۔

"میرے بچو!

تم نے دین اسلام کو قبول کیا۔ اور تم اسلام پر ثابت قدمی سے جمے رہے۔ تمہارے پاؤں میں کبھی لغزش نہیں آئی اور اب تم یہاں آئے ہو اور تم نے اپنی بوڑھی ماں کو اِس ایرانی لشکر کے سامنے لا رکھا ہے۔ تم یہاں آئے ہو مگر اسلئے نہیں کہ تمہیں اپنے وطن میں کوئی تکلیف تھی یا وہاں کوئی قحط پڑا تھا۔ اور دیکھو تم سب ایک ماں باپ کے بیٹے ہو۔ اور پھر تم ایسی ماں کے بیٹے ہو جس کا کوئی کام یا بات تمہارے لئے کبھی کسی ذلت یا رسوائی

(باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدگمانی

محترمہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ گھیانہ

بدگمانی ایک قسم کا جھوٹا وہم ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو جو بدگمانی کرنے کا عادی ہوتا ہے ہر ایک کے کام میں بدنیتی ہی بدنیتی معلوم ہوتی ہے اور کسی کے کام میں اسکو حُسنِ نیت نظر نہیں آتا۔ دوسرے کی طرف اَن ہوئی باتیں منسوب کرنے لگتا ہے۔ دوسرے کو بھی اس کا خیال ہوتا ہے اور وہ بھی اس سے کترانے لگتا ہے۔ اِس سے آپس میں نفرت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اس سے باز رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا
مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(حجرات ع ۲)

اے ایمان والو! بدگمانی سے بچا کرو بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدگمانی سے بچنے کی تاکید فرمائی تو اس کے ساتھ ہی ساتھ بغض و حسد اور دوسرے کے معاملات کے تجسس و تلاش کی بھی ممانعت فرمائی۔ کیونکہ وہ بدگمانی کے اسباب یا لازمی نتیجے ہیں۔ فرمایا۔

"تم بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ تم دوسروں کے ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بیجا ہوس کرو اور نہ آپس میں حسد رکھو اور نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے مُنہ پھیرو۔ اور نہ اسے اللہ کے بندو! جیسا اللہ نے فرمایا آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔"

یہ بھی مناسب ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی ایسا کام کر رہا ہو یا کسی ایسی حالت میں ہو جس سے دوسرے کو بدگمانی کا موقع ہو تو وہ اس بدگمانی کو دُور کر دے تاکہ دوسرا فتنہ میں نہ پڑے۔ اِس کی مثال خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی ہے۔

ایک دفعہ آپؐ اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ رات کو ازواج مطہراتؓ میں سے کوئی آپؐ سے ملنے آئیں۔ آپؐ اُن کو واپس پہنچانے چلے کہ اتفاقاً راستہ میں دو انصاری آپڑے وہ آپ کو کسی عورت کے ساتھ دیکھ کر اپنے آنے کو بے موقع سمجھے اور واپس پھرنے لگے۔ آپؐ نے فوراً آواز دی اور فرمایا یہ میری فلاں بیوی ہیں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر ہمیں کسی کے ساتھ بدگمانی بھی کرنی ہوتی تو آپ کے ساتھ کرتے؟

ارشاد ہوا۔ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دَوڑ جاتا ہے۔ (منقول از سیرۃ النبیؐ تالیف سید سلیمان ندوی)*

"مسیح موعود و علماء زمانہ"

"مسیح موعود و علماء زمانہ" کے نام سے مشہور و معروف کتاب جسکی بہت عرصہ سے ضرورت محسوس کیجا رہی تھی جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب حنفی بی۔ اے (مہر سنگھ) نے چھٹی بار شائع کردی ہے تبلیغ کیلئے نہایت موزوں ہے سوال و جواب کی صورت میں مسائل بیان کئے گئے ہیں عبارت اتنی آسان کہ معمولی خواندہ بھی بخوبی فائدہ اُٹھا سکتا ہے

جلسہ سالانہ پر ربوہ میں تمام کتب فروشوں سے مل سکیگی۔ حجم بمعہ صفحات اور قیمت صرف ۱۲؍ ہے۔ بہنوں کو اسے خرید کر فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اس کتاب کو ہزاروں نے احمدیت قبول کی ہے۔ ملنے کا پتہ۔ سردار عبدالرحمن بی۔ اے (مہر سنگھ) بھلوال ضلع سرگودھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گولڈ کوسٹ کی شاداب وادی!"

گذشتہ سے پیوستہ

غذا کا سُنیئے۔ ویسے تو یہاں اعلیٰ سے اعلیٰ غذا بھی کھاتے ہیں مگر انکی خاص غذا جس کا استعمال روزمرہ کرتے ہیں وہ بہت سادہ ہے۔ یہاں آلو اور شکر قندی کی قسم کی جڑیں ہوتی ہیں جنکی شکل و رنگ مختلف ہونیکی وجہ سے نام بھی مختلف ہیں۔ اور ایک خاص قسم کا کیلا جو عام کیلے سے تقریباً تین گنا اور سخت ہوتا ہے جسکو پلانٹین کہتے ہیں ان کو اُبال کر مچھلی وغیرہ کے سالن کے ساتھ کھاتے ہیں مچھلی کھانے کے بہت شوقین ہیں۔ ہر گھر میں روزانہ ایک وقت مچھلی ضرور کھائی جاتی ہے ہر قسم کی خشک و تر مچھلی کھاتے ہیں۔ غذا کافی مقدار میں اور سخت قسم کی کھاتے ہیں اسلئے انکے جسم اور جبڑے بھی سخت ہوتے ہیں۔ اکثر لوگ مذکورہ بالا خوراک کا بھرتا بنا کر اور پھر ڈنڈے سے کوٹ کر مچھلی وغیرہ کے شوربا کیساتھ اس کُٹی ہوئی چیز کی گولیاں بنا کر نگلتے جاتے ہیں اور اسکو اپنی زبان میں فُوفُو کہتے ہیں۔

اب شہر کا حال سُنیئے۔ یہاں کے شہر ترقی پر ہیں۔ سواری کیلئے ٹیکسی بسیں اور ریلیں سب ہی کچھ ہے۔ اعلیٰ عمارتیں اور ریسٹورنٹ اعلےٰ پیمانے کے ہیں۔ کلب، بجلی (پائپ) ٹیلیفون ریڈیو وغیرہ۔ یہ اسلئے لکھ رہی ہوں کہ ایسے لوگ جو افریقہ کو جنگل خیال کرتے ہیں وہ دُور ہو جائے۔ مُلک ترقی پر ہے مگر غفلت صرف دین کی طرف سے ہے خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔ ہر طرف عیسائیت کا جال پھیلا ہوا ہے اور چونکہ قوم ترقی کرنا چاہتی تھی اور عیسائیت کے سوا ان کی کسی نے دستگیری نہ کی اسلئے تاحال وہ عیسائیت کے دام میں پھنسی ہوئی ہے۔ اب احمدیت کی روشنی تاریک براعظم پر پھیل رہی ہے اور سعید روحیں اس روشن ماہتاب کی طرف بھاگی چلی آ رہی ہیں۔ اس چشمۂ شیریں کی طرف جہاں ہر تشنۂ قلب کی پیاس بجھتی ہے اور قلبِ مضطر سکون پاتا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ باقی حالات پھر لکھوں گی۔

بزمِ مصباح

۱۔ اعلانِ نکاح۔ مورخہ ۲۴ ماہ نبوت ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۵۱ء سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت میرے بھائی عزیزم عطاء الرحمن صاحب مولوی فاضل کا نکاح عزیزہ امۃ الہادی صاحبہ بنت جناب محمد مستقیم صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل منٹگمری کیساتھ بعوض پانچصد روپیہ مہر پڑھایا۔ مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ دُعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ یہ تقریب احمدیت اور خاندان کیلئے برکات کا موجب بنائے بھائی اور بھاوج کو اپنے فضلوں کا وارث ٹھہرائے۔ آمین!

(امۃ اللہ خورشید)

۲۔ میری امی جان اہلیہ راجہ عبد الرؤف صاحب راولپنڈی بہت عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی صدر ہیں۔ لیکن بیماری کی وجہ سے سب کام چھوڑے ہوئے ہیں۔ بہنوں سے درخواست ہے کہ دُعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے امی جان کو صحت دے اور ان کی عمر میں بہت بہت برکت دے۔ آمین!

(امۃ النصیر)

۳۔ جس بہن کو کتاب "دَورِ خُسروی" اور "اوڑھنی والیوں کیلئے پھُول" کی تلاش تھی اُن کو یہ دونوں کتابیں مینیجر احمدیہ بکڈپو دارالمسیح قادیان سے مل سکتی ہیں۔ (سہیلہ بنت محبوب حسن صاحب بھاگلپوری)

۴۔ اگر کسی مصباحی بہن یا بھائی کو سرسوں کے تیل کو صاف کرنیکا طریق معلوم ہو جس سے اس میں رنگ اور بُو نہ رہے اور وہائٹ آئیل کی طرح بے رنگ و بُو ہو جائے۔ کوئی آسان ترکیب ہو جس میں آگ وغیرہ کا استعمال نہ کرنا پڑے۔ بذریعہ مصباح مطلع فرما دیں۔ نوازش ہوگی۔

(ایک خریدار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المائدہ

(از محترمہ امۃ الرشید اہلیہ محمد حسن صاحب ربوہ)

ڈبل روٹی کا حلوہ

ڈبل روٹی دو عدد۔ گھی ایک پاؤ۔ شکر تین پاؤ۔ بادام ایک پاؤ۔ الائچی کلاں ایک چھٹانک۔ کشمش آدھ پاؤ۔ زعفران ۳ ماشہ۔

پہلے شکر میں ایک سیر پانی ڈال کر خوب جوش دیجئے۔ تاکہ وہ اچھا خاصہ ایک تار کا قوام ہو جائے پھر اس کو اُتار لیجئے۔ اس کے بعد ڈبل روٹیوں کو ہلکی آنچ پر سینکیں گے۔ تاکہ کسی قدر سرخ ہو جائیں۔ پھر علیحدہ رکھ دیجئے۔ بعد ازاں ایک چوڑے منہ کے برتن میں گھی ڈالئے اور اس میں بادام کی گری اور کشمش بھی ڈال دیجئے۔ جب کشمش پھول جائیں تو وہی ڈبل روٹی کے ٹکرے ڈالئے۔ جب خوب سرخ ہو جائیں تو تازہ چاشنی ڈال دیجئے اور کچھ دیر کے بعد اُتار لیجئے اور زعفران وغیرہ بھی ڈالئے۔ لیکن چاشنی اس قدر ہو کہ تمام ٹکڑے ڈوب جائیں۔ یہ عرصہ تک خراب نہیں ہوتے۔ یہ حلوا کیک یا پوریو کے ساتھ لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ اکثر دعوت یا ناشتے کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

پیٹھے کی لچھے دار مٹھائی

پیٹھے کو چھری سے چھیل کر تراش لیجئے اور کدوکش میں باریک لچھے بنا لیجئے۔ اس کے بعد برفی والی چاشنی میں ڈال دیجئے۔ ایک گھنٹہ بعد نکالئے اور استعمال میں لائیے۔

گاجر کا مربہ

گاجر سفید نرم چھوٹی ایک سیر۔ شکر دو سیر۔ عرق لیموں ایک چھٹانک۔ زعفران ایک ماشہ۔ کیوڑہ ایک چھٹانک۔ گاجر کو چھیل کر پھانگیں کر لیجئے۔ پھر چونے کے پانی میں بھگو کر نکال لیجئے۔ پھر پھٹکری کے پانی میں جوش دیجئے اور پر دے بدل کر آخر میں چست شیرہ بدلئے۔ اور زعفران و کیوڑہ اور عرق لیموں ڈال کر جوش دے کر اُتار لیجئے۔ اور سرد ہونے کے بعد کسی برتن میں ڈال دیجئے۔ جگر کی گرمی دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اور دل کو قوت بخشتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ سالانہ اور اسکے فیوض و برکات

محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ راولپنڈی

ہمارے سالانہ جلسہ کے مبارک ایام قریب آ رہے ہیں۔ وہ ایام جن میں حضرت ابراہیم ثانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طیور روحانی چار دانگ عالم سے علوم ربانی سے مستفید ہونے اور مائدۂ آسمانی سے متمتع ہونے کیلئے مرکز سلسلہ میں جمع ہونگے۔ اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس مبارک اجتماع کی برکات سے حصہ پائیں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ ابھی سے اس بابرکت موقع پر مرکز سلسلہ میں حاضر ہونیکی تیاری شروع کر دیں تا ایسا نہ ہو کہ آخری وقت میں سستی کر جائیں۔ یا اپنے کسی پوشیدہ گناہ کی وجہ سے اس مبارک جلسہ میں شمولیت سے محروم رہ جائیں (میں خود پچھلے جلسہ سالانہ پر اپنے شامت اعمال کی وجہ سے جا نہ سکی تھی۔ کیونکہ ان دنوں روزانہ بخار کی وجہ سے اس قدر کمزوری ہو گئی تھی کہ سفر کرنا مشکل ہو گیا تھا اور اس کا قلق میرے دل پر اب بھی ہے) پس ہمیں چاہیئے کہ ابھی سے اپنے حالات کا جائزہ لیں اور اپنے کاروبار کو اس ڈھب سے ترتیب دیں اور نیز اپنے اخراجات میں اتنی گنجائش نکالیں کہ ہمیں جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ پہنچ جانے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دنیا کے عام اجتماعوں کی طرح نہیں بلکہ یہ وہ مبارک اجتماع ہے کہ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی تھی اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں شامل ہونے والوں کے لئے نہایت درد بھری دعائیں فرمائی ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ان دعاؤں سے حصہ لیں اور ان کے ذریعہ سے سعادت دارین و فلاح کونین حاصل کریں تو اپنے سو کام چھوڑ کر بھی اور اپنے اوپر تنگی و مشقت اٹھا کر بھی اس مبارک اجتماع میں شمولیت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اب رہی یہ بات کہ اس جلسہ کی غرض و غایت کیا ہے اور اس کے فیوض و برکات کون سے ہیں جن سے ہم متمتع ہو سکیں؟

جاننا چاہیئے کہ اس جلسہ کی غرض وہی ہے جو خود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی ہے اور وہ وہی ہے جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ۔ یعنی وہ دین اسلام کو جو اس زمانہ میں کالمیت ہو رہا تھا از سر نو زندہ کرے۔ اور شریعت محمدیہ کو جو دنیا سے ناپید ہو رہی تھی اور جس کا ذکر صرف نام کے مسلمانوں کی زبانوں پر باقی رہ گیا تھا دوبارہ نہ صرف مسلمانوں کے قلوب میں بلکہ کل روئے زمین پر قائم کرے۔ یہی وہ مقصد عالی ہے جس کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے۔ اور یہی وہ مقصد ہے جس کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی اور یہی وہ مقصد ہے جسکو پورا کرنے اور جاری و ساری رکھنے کے لئے اللہ جل شانہٗ نے ہمارے زمانہ میں دوبارہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو قائم فرمایا۔ اور یہی ہر احمدی کہلانے والے مرد اور عورت کا مقصدِ حیات ہے۔ اگر ہم اس مقصد کو پورا کرنے اور حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو گویا ہم اپنی زندگی کے نصب العین سے ہی بے خبر ہیں۔ اور ہماری زندگی محض کالانعام ہے۔ اور پھر یہی وہ مقصد ہے جسے ہر سال یاد دلانے اور ہمارے اذہان و قلوب میں مستحضر کرنے کے لئے جلسہ سالانہ آتا ہے۔ اس جلسہ میں علمائے سلسلہ اور ان سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولےٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز (خدا تعالےٰ ہمیشہ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے) اپنی روح پرور اور ایمان نواز تقریروں کے ذریعہ ہمارے مردہ قلوب میں زندگی کی روح چلاتے ہیں اور ہمیں اپنے فرائض اور نصب العین سے آگاہ فرماتے ہیں۔ پھر ان زندگی بخش تقاریر کے ذریعہ اور کُونُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کے وسیلے سے سال بھر میں ہمارے قلوب پر جو زنگ لگ چکے ہوتے ہیں ان کو دور کیا جاتا ہے۔ اور ہم چند دن اس مقدس ماحول میں گزار کر تازہ زندگی پاتے اور اپنی روحانیت کو جلا دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں سے نجات پاتے ہیں۔

غرضیکہ ہمارا جلسہ سالانہ گوناگوں اور قسما قسم کی برکات اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اور اگر ہم اپنے اوقات کو بے ہودہ اشغال اور ناکارہ باتوں سے بچا کر آداب مجلس کو ملحوظ رکھتی ہوئی نہایت صبر و سکون کے ساتھ ان تقاریر کو سُننے اور سمجھنے میں اور نمازوں کی پابندی اور ذکر الٰہی میں صرف کریں تو ہم ربوہ سے واپسی پر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کریں گی اور اپنے قلوب میں ایک نئی تازگی اور اپنی ارواح میں ایک نئی روشنی پائیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

قادیان کا ماہنامہ "درویش"

جملہ احباب جماعت وخصوصاً قارئینِ کرام رسالہ مصباح کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ ستمبر ۱۹۵۱ء سے ماہنامہ "درویش" بزم درویشاں کے زیر اہتمام قادیان سے شائع ہو رہا ہے۔ بہترین لکھائی چھپائی کے علاوہ ٹائیٹل صفحہ منارۃ المسیح اور قادیان کے ایک حصّہ کے فوٹو سے مزین ہے جسے دیکھ کر مقدس مرکز احمدیت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ہر احمدی گھر میں اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے۔ چندہ سالانہ صرف پانچ روپے۔ فی پرچہ آٹھ آنہ۔ اخبار الفضل کے مقامی ایجنٹ سے طلب فرما دیں یا براہ راست مینجر رسالہ "درویش" کو مخاطب فرماویں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عزیزہ کے خط کا جواب

محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ ماریشس

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ــــ آج میرا دل نہایت غمگین تھا۔ مَیں سوچ رہی تھی جلسہ سالانہ نزدیک آ رہا ہے اور مَیں اس کی یاد کو اپنے سینہ میں دبائے ہوئے ہزاروں میل دُور بیٹھی ہوں۔ اور یہ شعر میری زبان پر تھا ؎

ربوہ میرے پیارے وہ دن ہیں یاد مجھ کو!

جب تیری ٹہنیوں پہ تھا آشیاں ہمارا

مَیں تصورات کی دُنیا میں بہی جا رہی تھی۔ کبھی کوئی منظر آنکھوں کے سامنے آجاتا اور کبھی کوئی۔ کسی نے پردۂ فلم کی متحرک تصاویر کیا دیکھی ہوں گی جو اس وقت مَیں بزمِ خیالات میں دیکھ رہی تھی۔ ایک خلش تھی جو مجھے بے قرار کئے ہوئے تھی۔ مَیں کبھی کسی خیال سے چونک پڑتی اور کبھی غور و فکر میں محو ہو جاتی۔ فرصت میں خاموش بیٹھی واقعات کی کڑیوں کو ملا رہی تھی اور محبت کے اُن آثار پر غور کر رہی تھی جو میری ربوہ کی بہنوں نے میرے دل پر چھوڑے تھے، اتنے میں تمہارا خط سرزمینِ ماریشس میں پہلی بار مجھے ملا۔ میرا دل ایک لمحہ پہلے جو غم واندوہ کی آماجگاہ بنا ہوا تھا خوشی وانبساط سے لبریز ہو گیا۔ مگر جب پہلے ہی فقرہ پر نظر پڑی تو یکدم میری اُمید کا جھلملاتا ہوا چراغ گُل ہو گیا۔ تم لکھتی ہو۔ "اطمینان اور سکون اِس دنیا میں کہاں ؟ کیا یہ چیزیں میری دُنیا فنا ہونے کے بعد بھی مجھے میسّر آ سکتی ہیں یا نہیں ؟"

سُنو فرحت! تم ہمیشہ ہی خدا کی درگاہ سے مایوس ہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے، اگر دُنیا میں اطمینان اور سکون کی لہریں نہ ہوں تو انسان اپنی زندگی سے یقیناً بیزار ہو جائے اور حوادث کی تلخیاں اس کو خودکشی کرنے پر آمادہ کر دیں۔ یاد رکھو! غم و الم کی زندگی بھی سکون کی محتاج ہے اور آفات و حوادث میں بھی اطمینان کی ضرورت ہے۔ بے فائدہ رنج و غم میں اپنے آپ کو مت گھلایا کرو۔ اور بے فائدہ کشمکش میں اپنی دماغی طاقتوں کو برباد نہ کیا کرو۔ دیکھو فرحت! قدرت جو چاہتی ہے وہی ہوا کرتا ہے اور جو چاہے گی وہی ہوگا۔ مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے، قسمت کا گلہ شکوہ ترک کر دو۔ اپنی قسمت کی بنانے والی تم خود ہو۔ تم جو چاہو بن سکتی ہے اپنوں کی سرد مہری اور بیگانوں کی بے وفائیوں کی شکائتیں چھوڑ دو۔ تم اپنے زورِ بازو پر کیوں بھروسہ نہیں رکھتیں۔ تمہارے اندر طاقت کی کمی نہیں، قابلیت کی کمی نہیں، اپنی ذات پر بھروسہ رکھو، یہ تمہارے لئے ڈھال ہے۔ اس کے علاوہ قوتِ ارادی تمہارے پاس ایک ایسا ہتھیار ہے جس کی بدولت تم جو چاہو کر سکتی ہو۔ فرحت! اگر تم قوتِ ارادی کی تلوار کو ہاتھ میں لے کر زندگی کے اعلیٰ ترین مقصد کی تکمیل میں لگ جاؤ تو دیکھ لینا تمہارے یہ تاریک اور پُر خطر راستے روشن اور محفوظ راستوں سے بدل جائیں گے اور تم کو اپنی زندگی جو اَب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وبالِ جان معلوم ہو رہی ہے خوشگوار معلوم ہو گی۔ گھبراؤ مت ہمت نہ ہارو۔

شاید ڈپٹی صاحب دوسری شادی کا ارادہ رکھتے ہیں!

او ہو! اس میں کونسی بات تھی جو تم نے اپنی زندگی کو سوار بنالیا۔ تم نے سب پڑھ کر ملیا میٹ کر دیا۔ کیا تم نہیں جانتیں کہ اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی ہے تو پھر تم کیوں اس میں روک بنتی ہو اور اپنے ثواب کو کم کرتی ہو۔ مگر مجھے یہ تو بتاؤ کیا وہ اسلئے شادی پر آمادہ ہیں کہ تم ان کو قرآن کریم پڑھاتی ہو، نماز کی تلقین کرتی ہو، تحریک جدید میں شامل کر دیا ہے، نیک کاموں کی ترغیب دیتی ہو؟ تو کوئی بات نہیں عنقریب وہ اپنی غلطی پر نادم ہونگے کہ میں نے اس پیکرِ ناز کو جس نے صرف ان کی دلداری کیلئے اس گھر کو چھوڑا جہاں وہ پلی، بڑھی اور شباب کا خوبصورت لباس پہنا، ماں باپ کو چھوڑا، بہن بھائی کو چھوڑا، اعزاز کو چھوڑا اور ان سب کو ان کی محبت میں فنا کر دیا۔ اور پھر ان کو ٹیڑھے راستہ سے ہٹا کر سیدھا راستہ دکھانے کی اپنی پوری کوشش کر دی۔ مگر فرحت! یہ یاد رکھو کہ جن لوگوں نے دنیا میں کامیابی حاصل کی ان کے راستہ میں ہزاروں مشکلات اور رکاوٹیں آئیں مگر انہوں نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ اور ان کی ثابت قدمی میں ذرا لغزش نہ ہوئی۔ وہ اپنے مقصود کی طرف برابر بڑھتے چلے گئے۔ ایک روز کامیابی کا سہرا اُن کے سر پر بندھ کر رہا۔ ٹھیک ٹھیک اسی طرح تم بھی کامیابی حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم کا مطالعہ کثرت سے کرتی رہا کرو، یہ قلب کو اطمینان بخشتا ہے۔ اور ہر حالت میں امید پر قائم رہو۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ کیونکہ وہ مقلب القلوب ہے۔ تم کامیابی کو اپنا پیدائشی حق سمجھو۔ اپنی زندگی سے بڑی بڑی اور شاندار باتوں کی توقع رکھا کرو۔

فرحت! مجھے ماریشس میں آئے ہوئے چھ ماہ ہوئے ہیں۔ جب میں ربوہ میں تھی تو میرا دل اس تصور سے کانپ اُٹھا کرتا تھا کہ میں کس طرح اپنے فرض کو ادا کر سکوں گی اور میں کس طرح اپنی اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کر سکوں گی جو احمدی ہوتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتے ہوئے مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ یہ خیال ہر وقت میرے دل کو ستاتا رہتا تھا، مگر فرحت! ربوہ سے رخصت ہونے کے بعد میں نے یہ عقیدہ اپنے دل کی گہرائیوں میں نہایت مضبوطی کے ساتھ جاگزین کر لیا ہے کہ دنیا میں کوئی کارہائے نمایاں دکھانے اور اپنا نقشِ قدم چھوڑ جانے کے لئے ماریشس میں آئی ہوں۔ مجھے یقین ہے اگر انسان اپنے ارادہ کو ہمالہ کی طرح اٹل بنالے تو اُسے ساری دنیا کی مجموعی طاقتیں اِدھر اُدھر نہیں ہٹا سکتیں۔ کسی نے سچ اور بالکل سچ کہا ہے۔ وہی شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے جو ناکامی کا خیال تک بھی دل میں نہیں لاتا۔ واقعی دریا کو وہی تیراک عبور کر سکتا ہے جو پہلے ہی ڈوبنے کا خیال کر کے کشتی ساتھ نہیں لے جاتا۔

فرحت! وہ کچھ تم سے ناراض ہیں۔ میں نے سب واقعہ کو غور سے پڑھا۔ اس میں زیادہ تمہارا قصور نظر آیا۔ دیکھو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی بغیر نتیجہ سوچے ہوئے ایسا کام نہ کیا کرو جس کی وجہ سے تمہیں شرمانا اور پچھتانا پڑے۔ تمہیں ہر کام میں اپنے دل و دماغ سے مشورہ لینا چاہیئے اور ضمیر کی آواز کا پُورا پُورا خیال رکھنا واجب ہے۔

فرحت! ماریشس ایک چھوٹا سا خوبصورت اور خوشنما جزیرہ ہے جس کی آبادی ساڑھے چار لاکھ ہے۔ یہاں کے مکان گارے اور اینٹوں سے نہیں بنائے جاتے بلکہ لکڑی سے خوبصورت سے خوبصورت شکل میں بنائے گئے ہیں۔ میرے گھر کے دو طرف ہندو اور دو طرف عیسائیوں کے مکان ہیں جیسا کہ تم جانتی ہو میں وحیدالدین کی پیدائش کے بعد بہت بیمار ہو گئی تھی مگر جونہی بخار نے چھوڑا میں نے محض خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے کام کو شروع کر دیا ہے۔ میں ہفتہ میں ایک بار دارالسلام میں جا کر روزہل کی عورتوں کو حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا سبق دیتی ہوں۔ نماز با ترجمہ سکھاتی ہوں۔ دارالسلام میرے گھر سے قریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ گھر میں کچھ لڑکیاں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے آتی ہیں۔ علاوہ ازیں پورٹ لوئس جو کہ خوبصورت بندرگاہ ہے اس میں دو تین دفعہ میری تقریر ہو چکی ہے مگر وہ روزہل سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی طرح بعض دیگر مقامات کا تین تین چار چار دفعہ دورہ کر چکی ہوں۔ اکثر غیر احمدی عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں اور وہ بہت خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔ ہندو عورتوں سے بھی میری گفتگو ہوتی رہی ہے۔ ان سے میرے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ غرضیکہ فرحت! میرا دن اور رات ان عورتوں کی بہبودی کے لئے تجاویز سوچنے میں گذر جاتا ہے۔

یہاں کی احمدی عورتیں بھی مغربیت کی رَو میں بہی ہوئی ہیں۔ پردہ یہاں نام کو نہیں۔ میرے بُرقع کو لوگ خصوصاً غیر مذاہب کے لوگ تعجب سے دیکھتے ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اِس پردہ کو بہت پسند کیا ہے۔

واقعی فرحت! زندگی کی قدر و قیمت اُس وقت معلوم ہوتی ہے جب ہم اپنی زندگی کا ایک خاص مقصد قائم کر لیں۔ اور پھر انتہائی جدوجہد کے ساتھ اُس کے حصول کی کوشش میں مصروف ہو جائیں۔ اگر زندگی کا اعلیٰ مقصد پیشِ نظر نہ ہو تو ہمارے اعلیٰ ترین جوہر اُبھرنے نہیں پاتے۔ فرحت! تم نے تجربہ کیا ہوگا، خیالات و مقاصد فطری طور پر روزانہ بلکہ ہر وقت ہمارے دماغ میں نئے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ جو بھی نیک خیال جس وقت دل میں پیدا ہو اُسے اُسی وقت انجام دے لیا جائے۔ کیونکہ دوسرے وقت میں جو خیالات پیدا ہوں گے وہ ان سے مختلف ہوں گے۔

آخر میں تم لکھتی ہو کہ "نبی اپنے اپنے وقت پر کیوں ظاہر ہوتے ہیں؟" ـــــ میں تمہارے اِس سوال کو کچھ ٹھیک طرح نہیں سمجھ سکی۔ اس لئے میں صرف یہ کہتی ہوں کہ جس طرح ہم یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ خاص خاص پھول، خاص خاص ستارے فلاں فلاں معین وقت پر کیوں جلوہ نما ہوتے ہیں؟۔ پھول سُرخ کیوں ہوتے ہیں؟ ستارے چمکتے کیوں ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہد کیوں میٹھا ہے؟ چاند اور سورج چلتے کیوں نہیں؟ درخت کا پھل غذا خون اور گوشت کیونکر بن جاتے ہیں؟ اسی طرح اس کا جواب بھی نہیں کہ پیغمبروں کا ظہور اپنے اپنے وقت پر کیوں ہوتا ہے۔ اور ان سے مافوق العادت افعال و اعمال کیونکر صادر ہوتے ہیں؟ ہم صرف یہ جانتے ہیں۔ کہ ہوتے ہیں اور اُن کے اقوال و اعمال ان کی سچائی کی شہادت دیتے ہیں۔ چنانچہ دُنیا کا ہر پیغمبر بلکہ روحانیت کا ہر کامل اپنی پُر اسرار زندگی کے اندر اس قسم کے حالات و کیفیات کی ایک دُنیا رکھتا ہے۔ اگر تاریخ عالم کا مطالعہ کریں تو ہم کو ہر جگہ نظر آتا ہے کہ وہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے اور وہ وہ کچھ سُنتے ہیں جو ہم نہیں سُنتے۔ وہ وہ کچھ جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے۔ اور اُن سے وہ اعمال صادر ہوتے ہیں جو کسی اور سے نہیں ہوتے۔ باقی اس پر انشاء اللہ پھر تحریر کروں گی۔

فرحت! تم دُعا کرتی رہا کرو کہ خدا تعالیٰ مجھے راستہ کا کنواں بنا دے جو پھل دار درختوں سے گھرا ہوا ہو۔ جس پر ہر تھکا ہوا مسافر کیا ہندو اور کیا مسلمان آرام کے لئے ٹھہر جائے۔ جس کا ٹھنڈا پانی ہر پیاسے کی پیاس کو بجھا دے۔ جس کا گھنا سایہ ہر بے کس کو اپنی پناہ میں لے لے۔ آمین! اللّٰھم آمین!! - ڈپٹی صاحب کی خدمت میں سلام اور بچے کو پیار۔ والسلام۔ خدا حافظ۔ خدا حافظ۔

تمہاری دُور افتادہ بہن - نزہت

بقیہ صفحہ ۳۲

"الرحمت" میں غزل خلیفہ کے متعلق شائع شدہ مضمون اور معذرت

مَیں حیران ہوں اور خواب میں نہیں سمجھتا کہ میری اس میں کیا غفلت ہوئی ہے۔ بغیر معمولی ناراضی دیکھ کر مَیں آگے بڑھتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو راضی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اور کندھے کے قریب آپ کے کپڑوں کو بوسہ دیا ہے۔ خواب میں اپنے اندر آپ کی محبت کے جذبات بھی محسوس کرتا ہوں اور پھر ساتھ ہی حیران ہوں کہ باوجود اس شدید ناراضگی کے بھی اپنے قلبی جذبات محبت میں کوئی فرق نہیں۔ حالانکہ مجھے لوگوں کے سامنے برملا ڈانٹ ڈپٹ کی ہے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ سورج کی شعاعیں چمکی ہیں اور دُور دُور تک لوگوں پر پڑی ہیں اور مطلع صاف ہے اور روشنی میں لوگوں کے کپڑے سفید مجھے نظر آنے لگے ہیں۔ مَیں بیدار ہوا اور دوسرے دن صبح باغیچہ دیکھنے گیا۔ کہ بحیثیت سیکرٹری نگران کمیٹی اس کی عام نگرانی بھی میرے ذمہ ہی تھی۔ مَیں نے ماتحت عملہ کی نگرانی میں تبدیلی کا ریزولیوشن بھی پاس کرایا تا باغیچہ کو نقصان نہ پہنچے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناراضگی کا موجب نہ ہو۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ اس قسم کے مضامین عقائد کو کھوکھلا کرنے والے ہیں اور بحیثیت ناظر دعوۃ و تبلیغ میرا فرض تھا کہ مَیں فوری تدبیر سے تدارک کرتا جو نہیں کیا گیا اور مَیں اپنے تئیں اس ناراضگی کا سزاوار سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہوں اور احباب سے بھی دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے عفو اور ستاری سے کام لیتے ہوئے ہماری اصلاح فرمائے اور کوتاہیوں کو دُور کرے۔ آمین۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوۃ و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الرحمت" میں عزل خلیفہ کے متعلق شائع شدہ مضمون اور معذرت

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مجھے افسوس ہے کہ مشارٌ الیہ مضمون کے متعلق نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے جو کارروائی کی گئی ہے وہ بوجہ نا تمام اور غیر مکتفی ہونے کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ناراضگی کا میں مورد ہوا ہوں۔ اس پر میں جہاں اللہ تعالیٰ سے عفو کا طالب ہوں وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی ندامت بھری چٹھی لکھی ہے اور معافی اور دعا کی درخواست کی ہے۔

"الرحمت" میں شائع ہونے کے لئے جو تردید بروقت نظارت کی طرف سے ایڈیٹر الرحمت کو بھیجی گئی وہ شائع نہیں کی گئی اور اس پر مجھے تعزیری کارروائی کرنی چاہیئے تھی اس میں بھی غفلت ہوئی ہے اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اس پر توجہ دلائی تو جو تعزیری کارروائی ایڈیٹر کے خلاف شروع کی گئی وہ جواب طلبیوں اور مسل کے تیار کرنے کرانے میں طول پکڑ گئی۔ گویا دوسرا قصور سرزد ہوا ہے۔ نہ عملاً تردید ہوئی اور نہ تعزیری کارروائی۔ اور اس سے بھی بجا طور پر خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ کوئی میرا گٹھ جوڑ اس سے ہوگا۔ مجھے بحیثیت ذمہ دار افسر کے اپنی ان کوتاہیوں پر سخت افسوس ہے "الرحمت" میں نہ صرف یہ کہ عزل خلیفہ کے متعلق غیر اسلامی خیالات کا اظہار کیا گیا بلکہ اسلامی پردہ کے متعلق بھی ایک ایسا مضمون شائع کیا گیا تھا جس سے ہمارے نوجوانوں کے عقائد اور اعمال پر بد اثر پڑنے کا قوی احتمال پیدا ہو سکتا ہے۔ اس پر بھی جب زبانی اور تحریراً توجہ دلائی گئی تو وہ بھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی۔ "الرحمت" نے نہ ایک دفعہ بلکہ کئی ایک موقع پر ایسا کیا ہے۔ بلکہ اب جو آخری اشاعت مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں معذرت کی ہے وہ بھی غیر تسلی بخش الفاظ میں ہے۔ اور جو تردید میں نے بھیجی تھی اُسے بھی اس میں بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جو تاریخی مضمون بعنوان "بہادران عرب کی تو کتازیوں کا ایک ورق" اسی اشاعت میں شائع کیا گیا اس میں بھی ایک نہایت کمزور اور غیر مستند روایت درج کر دی گئی ہے جو خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف محض اتہام ہے۔ کہ جبلہ بن ایہم غسانی کی غلطی پر جس تعزیری کارروائی کا قدم اُٹھایا تھا اس پر عبادہ بن الصامت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملامت کی۔ یہ واقعہ سرا سر غلط درج کر دیا گیا کہ صدقہ یا جزیہ دینے سے انکار پر وہ واپس چلا گیا تھا بلکہ جبلہ مسلمان ہو گیا تھا اور ایک شخص کے پاؤں سے اُسے ٹھوکر لگی تو اُس نے رعونت اور تکبر کی وجہ سے اُسے طمانچہ مارا۔ جس سے مضروب کی آنکھ کو صدمہ پہنچا اور آپؓ نے قصاص کا حکم دیا۔ جس پر اُس نے انکار کیا اور مرتد ہو کر چلا گیا۔ چنانچہ مستند تاریخوں میں اس بارے میں جو لکھا گیا ہے وہ یہ ہے۔ "وما وقع جبلۃ بن الایہم آخر ملوکہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الآن یدخل فی الاسلام ثم التجأ جبلۃ الی القسطنطنیۃ فاراً من دیمقراطیۃ تجعل الرفیع والوضیع فی نظر القضاء سواءً وذالک علی اثر حادثۃ مشھودۃ لم یرقہ فیھا حکم عمر بن الخطاب۔ یعنی غسانیوں کے آخری بادشاہ جبلہ بن ایہم کو بھی آخر اسلام میں داخل ہونا پڑا۔ پھر اس نے کانسٹینٹینوپل میں پناہ لی اور اسلامی جمہوریت کو برداشت نہ کر سکا۔ جو اعلیٰ و ادنیٰ کو قضاء کی نظر میں برابری کا درجہ دیتی ہے۔ اور یہ اس مشہور واقعہ کے بعد ہوا جس میں حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے فیصلہ کو اُس نے پسند نہ کیا۔

(قوافل العروبۃ ومراکبھا جزء اول ص۲ تصنیف علامہ محمد جمیل صدر مجلہ علمی لبنانی)

واقعات بیان کرتے وقت کمزور روایتوں کو داخل کرنے سے مضمون نویس کی غرض بد اثر پیدا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ منصبِ خلافت کے متعلق غلط نظریہ ذہنوں میں پیدا کیا جائے۔ یہ ایک اور تازہ مثال ہے کہ ایڈیٹر "الرحمت" کس لاپرواہی سے اس قسم کے مضامین کی اشاعت کی اجازت دیتا ہے۔ چونکہ تعزیری فیصلہ بوجہ وقفِ زندگی کے صدر انجمن اور تحریک جدید سے تعلق رکھتا ہے وہ زیر کارروائی ہے مَیں اس کے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس وضاحت اور بلاغت سے تردید فرمائی ہے اس کی موجودگی میں میرا اب نفسِ مضمون کے متعلق تردید کرنا بے محل ہے البتہ اپنی پوزیشن صاف کرنے کی ضرورت ہے سو اس کے لئے مَیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہی دلوں کا واقفِ حال ہے۔ نفسِ مضمون کے ساتھ نہ صرف یہ کہ مجھے اتفاق نہیں بلکہ سخت اختلاف ہے اور عقیدۂ عزل نظام کو سخت درہم برہم کرنے والا سمجھتا ہوں۔ مَیں محسوس کرتا ہوں کہ اپنے فرضِ منصبی کے ادا کرنے میں مجھ سے بہت بڑی غفلت ہوئی ہے۔ اور جو آسمان پر قرار پاتا ہے وہی زمین پر بھی ہوتا ہے۔ عزلِ خلیفہ کے مضمون کی اشاعت سے پہلے مجھے ایک خواب کے ذریعہ متنبہ بھی کیا گیا تھا۔ اور مَیں نے غلطی سے اسکو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے ربوہ کے باغیچہ کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ اپنی غلطی پر غلطی کو واضح کرنے کی غرض سے جو دیکھا تھا اُس کا ذکر کرتا ہوں۔

کیا دیکھتا ہوں کہ مجھے خواب میں یہی باغیچہ اپنے تمام پودوں سمیت دُور سے نظر آیا۔ اس میں ایک بڑا درخت بھی ہے جس کی جڑوں کو کسی نے کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ یا نقصان پہنچایا ہے۔ مَیں باغیچہ کی طرف گیا ہوں پہنچنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک درخت کے پاس کھڑا پایا۔ اور وہ کچھ کمزوری کی وجہ سے جھکا ہوا ہے۔ باقی پودے وغیرہ جو دُور سے نظر آتے تھے وہاں کوئی نہیں۔ صرف ایک درخت ہے۔ آپ مجھ پر اچانک سخت ناراض ہوئے کہ میرے بچپن کے ساتھی ہو۔ اس کی حفاظت میں غفلت سے کام لیا ہے۔ اور اس ناراضگی کے ساتھ ہی سعاً غبار اُڑا ہے اور میرے کپڑوں پر بھی پڑا ہے۔

(باقی صفحہ ۳۳ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معذرت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس معذرت کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حسب ذیل نوٹ رقم فرمایا۔
"ثاقب صاحب کو بہت توبہ کرنی چاہیئے کیونکہ جب سکون قلب حاصل تھا تب بھی ان سے غلطی ہوئی۔ پھر سکونِ قلب غائب ہوا تب بھی غلطی ہوئی اور تیسری حالت تو کوئی اور ہوتی نہیں۔ یہ توبہ کا مقام ہے۔"

ہفت روزہ "الرحمت" میں قدوسی صاحب کا ایک غیر اسلامی نظریہ "عزلِ خلافت" سے متعلقہ مضمون کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے توضیحی اعلانات الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ قدوسی صاحب کے مضمون کی تردید "الرحمت" کے آخری پرچہ میں کی جا چکی ہے۔ لیکن شامتِ اعمال کہ آخری پرچہ میں تاریخ اسلام کا ایک ایسا ورق چھپ گیا جس میں دوسری روایتوں کے ساتھ "جبلہ بن ایہم" کے متعلق ایک ایسی کمزور روایت بھی آگئی جس میں نعوذ باللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عبادہ بن صامت کے ملامت کرنے کا ذکر تھا۔ یہ پرچہ ان ایام میں ترتیب دیا گیا جب دوسری طرف الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری مسلسل کوتاہیوں کے متعلق تاکیدی ارشادات چھپ رہے تھے اور ذہن، قلب، سکون، طمانیت۔ الغرض کوئی بھی چیز اپنے مقام پر موجود نہیں تھی اور یہ عبارت بغیر دیکھے چھپ گئی۔ میرا خدا جو ظواہر سے زیادہ بواطن کو دیکھتا ہے اور جس کی نظر چہروں سے پہلے قلوب پر پڑتی ہے وہ شاہد ہے کہ یہ لغزش اور یہ تقصیر و کوتاہی محض نادانستگی میں ہوئی اور اس میں نیت یا ارادہ کو ہرگز کوئی دخل نہیں تھا۔

گو "الرحمت" کا کوئی مستقل دفتر نہ تھا۔ ڈاک کا کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ مجھے دونوں طرف کام کرنا پڑتا تھا اور اکثر ادھر اُدھر بیٹھ کر ہی پرچہ ترتیب پاتا تھا۔ اور ڈاک اکثر دفتری دستبرد کی نظر ہو جاتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود میں دفتری افراتفری کی آڑ نہیں لیتا۔ غلطی بہرحال غلطی ہے اور اسے تسلیم کرنے ہی میں نجات مضمر ہے اور میں اس پر سخت نادم ہوں۔

خلافت ایک رحمت ہے ایک برکت۔ جس کے عنقا ہو جانے سے نہ صرف قوم کی جمعیت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے بلکہ میرے نزدیک تو اس قوم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں بھی رُک جاتی ہیں۔ خلافت کے عزل کا ناپاک خیال بھی دل میں لانا اپنی عاقبت اور اپنے انجام پر اپنے ہاتھوں کلہاڑا چلانے کے مترادف ہے۔ میں نے حضور کے ارشادات اور مکرم جناب ناظر صاحب کا اعلان پڑھنے کے بعد جتنی دفعہ بھی اپنے دل کو ٹٹولا ہے مجھے اس میں خلافت سے محبت، ارادت اور والہانہ عقیدت کے سوا اور کچھ نہیں ملا اور یہی میرا سرمایۂ حیات ہے۔ میرا خدا میری اس لغزش کو معاف کرے اور میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

آہ چوہدری فقیر محمد صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا ٭ ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے
دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام ٭ کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

والد محترم حضرت حافظ نور الٰہی صاحبؓ درویش قادیان کی وفات کے بعد جلد ہی اس المناک صدمہ کو سہنا پڑا۔ کہ میرے قابلِ احترام شوہر چوہدری فقیر محمد صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس وفات پا کر اپنے مولا سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ریٹائرڈ ہونے کے بعد جلد ہی ربوہ میں وکیل الدیوان کے اہم عہدے پر فائز ہوئے۔ ۵ ماہ تک نہایت ذوق شوق سے کام کیا۔ اسکے بعد آپ یکایک بیمار ہو گئے اور ایک طویل عرصہ تک بیمار رہے۔ دینی خدمت کا بیحد شوق تھا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے خالص دلی محبت تھی آپنے اپنی بیماری کا کچھ حصہ یعنی آخر وقت تک لاہور میں گذارا۔ ۳-۴ ماہ متواتر علاج کیا مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخر ۲ نومبر کا وہ دن آپہنچا کہ مشیتِ ایزدی پوری ہو گئی۔ آپکو لاہور سے بذریعہ لاری ربوہ لایا گیا حضرت امام پاک امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آہ! میری ننھی بچیاں اس انتظار میں تھیں کہ ابا جان لاہور سے اچھے ہو کر آجائیں گے۔ مگر تقدیر نے کچھ اور ہی ورق الٹا کہ لاہور سے آپ کا تابوت ساڑھے گیارہ بجے رات کے پہنچا۔ میری بڑی بچی صبح اپنے ابا جان کے تابوت کی طرف اشارہ کر کے کچھ گنگناتی تھی۔ اور حیران تھی کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ میرے ابا جان اچھے ہو کر تو نہیں آئے۔ آہ!

جانے والے چل دیئے ہم راہ تکتے رہ گئے
دل کے ٹکڑے خوں کے آنسو بنکے یکدم بہہ گئے

آپ نہایت متقی، پرہیزگار، نماز روزہ کے سختی سے پابند اور تہجد گذار تھے۔ بہنیں بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

(بیگم چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم و مغفور ربوہ)

میری بچی عزیزہ عابدہ مرحومہ کی اچانک اور بے وقت وفات پر خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر تمام بہن بھائیوں کی دلی ہمدردی کے خطوط میرے اور میرے تمام عزیزوں کے نام آئے ہیں۔ ان تمام بہن بھائیوں کا بذریعہ مصباح دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین!

مرحومہ نہایت ہی فرمانبردار اور بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھی اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے والی اور دوسروں کو شامل کرنیوالی تھی اسکی بے وقت جدائی ہمارے لئے بہت بڑی آزمائش ہے۔ میں سب سے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ وہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور ہمیں حقیقی صبر عطا ہونے کیلئے اور اسکے تمام بہن بھائیوں پر خاص فضل کیلئے دعا فرمائیے۔

والسلام۔ (غمزدہ۔ اہلیہ چوہدری ابوالہاشم خان مرحوم)

۲۶/۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

صحتِ جسمانی

عبدالعزیز صاحب واقفِ زندگی۔ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے ایک عرصہ تک اس دنیا میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی۔ کسی کو چند دن کسی کو چند ماہ اور کسی کو چند سال۔ غرض ہر ایک نے اس زندگی کا مزا چکھا اور چل دیا۔ لیکن جس نے اپنی زندگی اس رنگ میں گذاری کہ اس کی صحت درست رہی اس نے اپنا مقصد پا لیا اور جس نے اپنی زندگی اس حالت میں گذاری کہ اس کی صحت نے اسے دنیا کا لطف ہی نہ اٹھانے دیا تو اس کی زندگی اس کے لئے مصیبت بن کر رہ گئی۔ کیا خوب کسی شاعر نے کہا ہے ؎

قدرِ صحت مریض سے پوچھو
تندرستی ہزار نعمت ہے

دنیا بھر کے انسان خواہ وہ ریگستان افریقہ کے رہنے والے ہوں یا یورپ کے۔ عرب کے باشندے ہوں خواہ پاکستان کے۔ غرض کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں سب اس بات کو صحیح تسلیم کرتے ہیں کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اگر تندرستی نہ ہو تو ساری دنیا کی بادشاہت ہو تو کیا۔ تندرستی سے ہی دنیا کے سارے کام انجام پاتے ہیں۔ اعلیٰ لباس کی خواہش ہو یا عمدہ غذا، دولت اور عزت کی طلب ہو یہ سب کچھ انسان اسلئے چاہتا ہے کہ اسکی جان کو راحت ملے مگر حقیقی راحت یہی ہے کہ انسان کی صحت ٹھیک ہو۔ غالب نے بھی اپنے ایک شعر میں کہا ہے کہ ؎

تنگدستی اگر نہ ہو غالب!
تندرستی ہزار نعمت ہے!

ہماری خوشی کا دارومدار اور ہماری تمام امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انسان جب بیمار پڑ جاتا ہے تو اسکے تمام اعضاء اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور وہ مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ چارپائی پر پڑا رہے پھر دنیا کی ہر نعمت اس کو بری لگتی ہے۔

دنیا میں جتنے بھی نامور پیدا ہوئے ہیں وہ سب کے سب صحت کے ممنونِ احسان ہیں۔ انسان کو بچپن سے ہی اپنی صحت کی طرف خاص خیال رکھنا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان اصولوں پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مثلاً:۔

۱۔ غذا صاف ستھری اور تازہ ہونی چاہیئے۔ گندی اور باسی اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔
۲۔ مکان صاف اور ہوادار ہونے چاہیئیں۔
۳۔ صبح سویرے نہانے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ تھوڑی بہت سیر بھی کریں
۴۔ سانس لیتے وقت ناک کے راستہ لیں اور منہ کے راستہ سے خارج کریں۔
۵۔ صبح اٹھ کر کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لینے چاہیئیں تاکہ پھیپھڑے خوب پھیل جائیں۔
۶۔ دانتوں کو صاف رکھیں۔ مسواک یا منجن کا استعمال کرتے رہیں۔
۷۔ روزانہ تھوڑی بہت ورزش کریں۔
۸۔ کام خود اپنے ہاتھ سے کریں۔
۹۔ ادویہ خرید کرتے وقت اعلیٰ اور باعتبار دکان سے خرید کریں۔
۱۰۔ معمولی مرض کا فوراً علاج کریں اور اسے بڑھنے نہ دیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان کتاب "ایک تبلیغی خط" و قرآن مجید پارہ چہارم

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب ایک تبلیغی خط و قرآن مجید پارہ چہارم کا امتحان ہوا جس میں ۵۳ ممبرات شامل ہوئیں جن ممبرات کے نام شائع نہیں ہوئے وہ کامیاب نہیں ہوسکیں۔ کامیاب ہونیوالی ممبرات کی خدمت میں مبارکباد پیش کی جاتی ہے نیز دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو اگلی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور عالم باعمل بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! والسلام۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ربوہ حلقہ نمبر ۱		ربوہ حلقہ نمبر ۳		کیمبل پور		امۃ الحفیظ	۴۱
منظور النساء	۶۳/۱۰۰	زکیہ	۳۸	عقیلہ بیگم	۴۵	کوٹ احمدیاں	
صدیقہ خانم	۶۴	محمودہ شوکت	۴۲	محبوب احمد	۵۶	رضیہ بیگم	۴۰
امۃ الحفیظ اہلیہ عبدالغنی	۴۳	مبارکہ صدیقہ	۵۹	عطاء الرحمٰن	۴۱	راولپنڈی	
امۃ الحفیظ	۴۰	نعیمہ خاتون	۳۷	بھکر ضلع میانوالی		حمیدہ خانم	۴۵
ربوہ حلقہ نمبر ۲		ربوہ حلقہ نمبر ۴		رشیدہ بیگم بنت چوہدری فضل احمد صاحب	۵۵	امۃ المجید	۴۷
امۃ الاعلیٰ	۴۸	فاطمہ	۳۷	منٹگمری		منیرہ اشرف	۳۷
منیرہ	۴۶	سکینہ سیفی	۳۷	زینت جہاں	۴۱	رشیدہ خاتون	۶۲
سیدہ فرخ خانم	۴۴	منڈی بہاء الدین ضلع گجرات		مبارکہ خورشید	۴۲	چک ۴۵ ضلع سرگودھا	
		امۃ الحفیظ بیگم سید عبدالعزیز	۷۲ اول	امۃ الہادی	۴۶	رضیہ بیگم	۶۰

اعلان برائے لجنات بیرون

مندرجہ ذیل مضمون کی چٹھی تمام لجنات اماء اللہ کی طرف بھجوائی جاچکی ہے امید ہے کہ مل چکی ہوگی براہ مہربانی اس پر کارروائی کرکے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو جلد از جلد اطلاع دیں۔

۱- ابتک لجنہ اماء اللہ نے اپنا عہد نامہ نہیں بنایا تمام لجنات اماء اللہ سے گذارش ہے کہ وہ عہد نامہ کے الفاظ مرتب کرکے اطلاع دیں کہ کیا الفاظ ہونے چاہئیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جو شوریٰ منعقد کیجائیگی اسمیں پیش کرکے فیصلہ کیا جائیگا لیکن عہد نامہ ابھی بنا کر بھجوا دیں تاکہ مجلس عاملہ اس پر غور کرے۔ دوبارہ تاکید ہے کہ براہ مہربانی اس تجویز کے مطابق عہد نامہ کے الفاظ سے اطلاع دیں۔

۲- انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد ہوگا جلسہ سالانہ کے انتظامات ابھی سے شروع کردیئے جائینگے لجنہ اماء اللہ نے جلسہ سالانہ خواتین کا پروگرام مرتب کرنا ہے اسلئے تمام لجنات کی عہدیداروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اجلاس کرکے جلسہ سالانہ کے پروگرام کے متعلق اپنے مشورہ سے آگاہ کریں۔

۳- قیامگاہ مستورات اور جلسہ گاہ مستورات کی کارکنات کا نقشہ بھی تیار کرنا ہے جن بہنوں نے کام میں حصہ لینے کیلئے نام لکھوانا ہو وہ براہ مہربانی جلد از جلد اطلاع دیں۔ والسلام

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رومالوں اور فراکوں کیلئے لیزی ڈیزی خوبصورت پھول

شیڈ ہلکے اور خوبصورت رنگ کی گچھیوں کے دھاگوں سے بنائیے!!

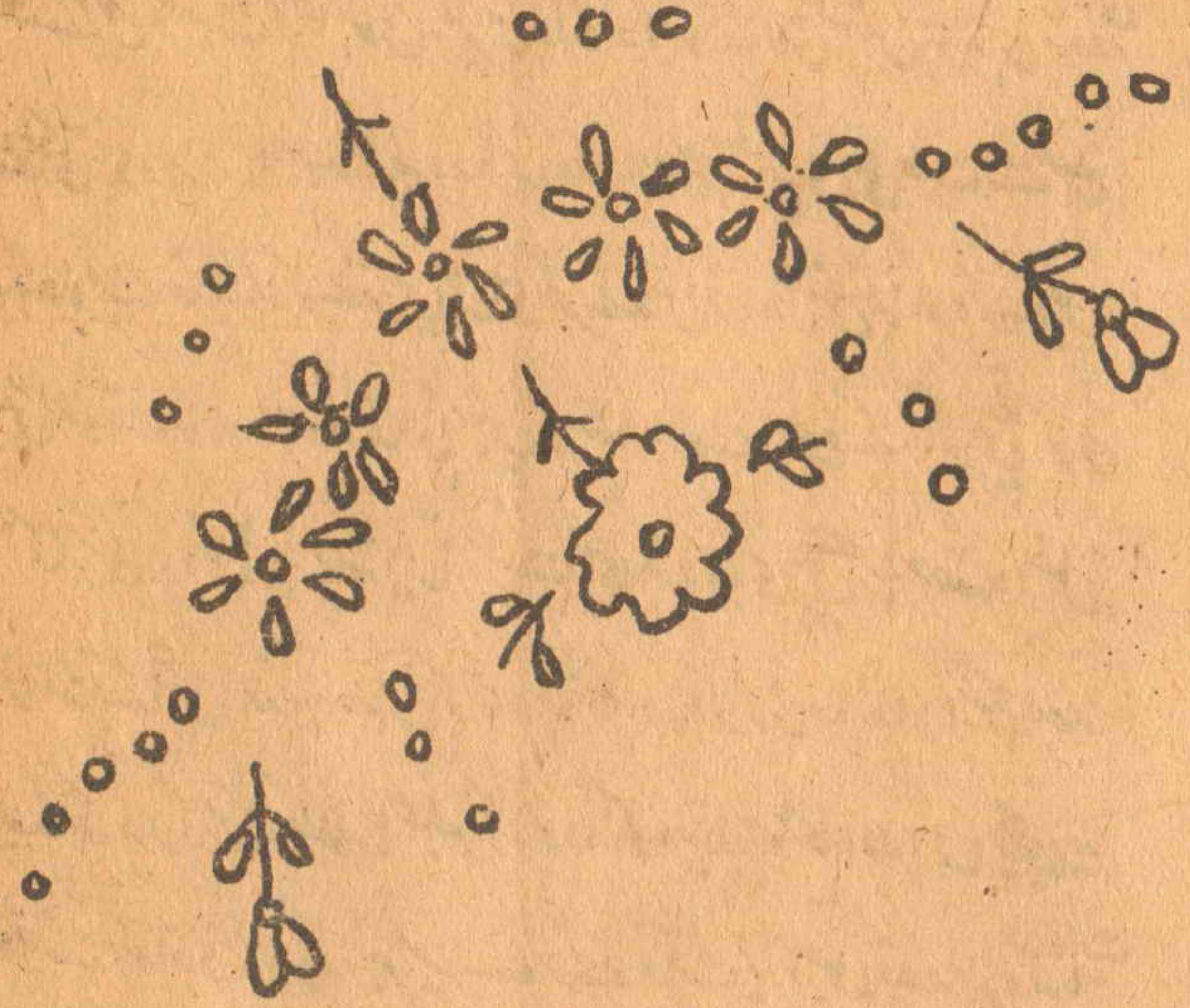

(امۃ اللطیف صاحبہ)

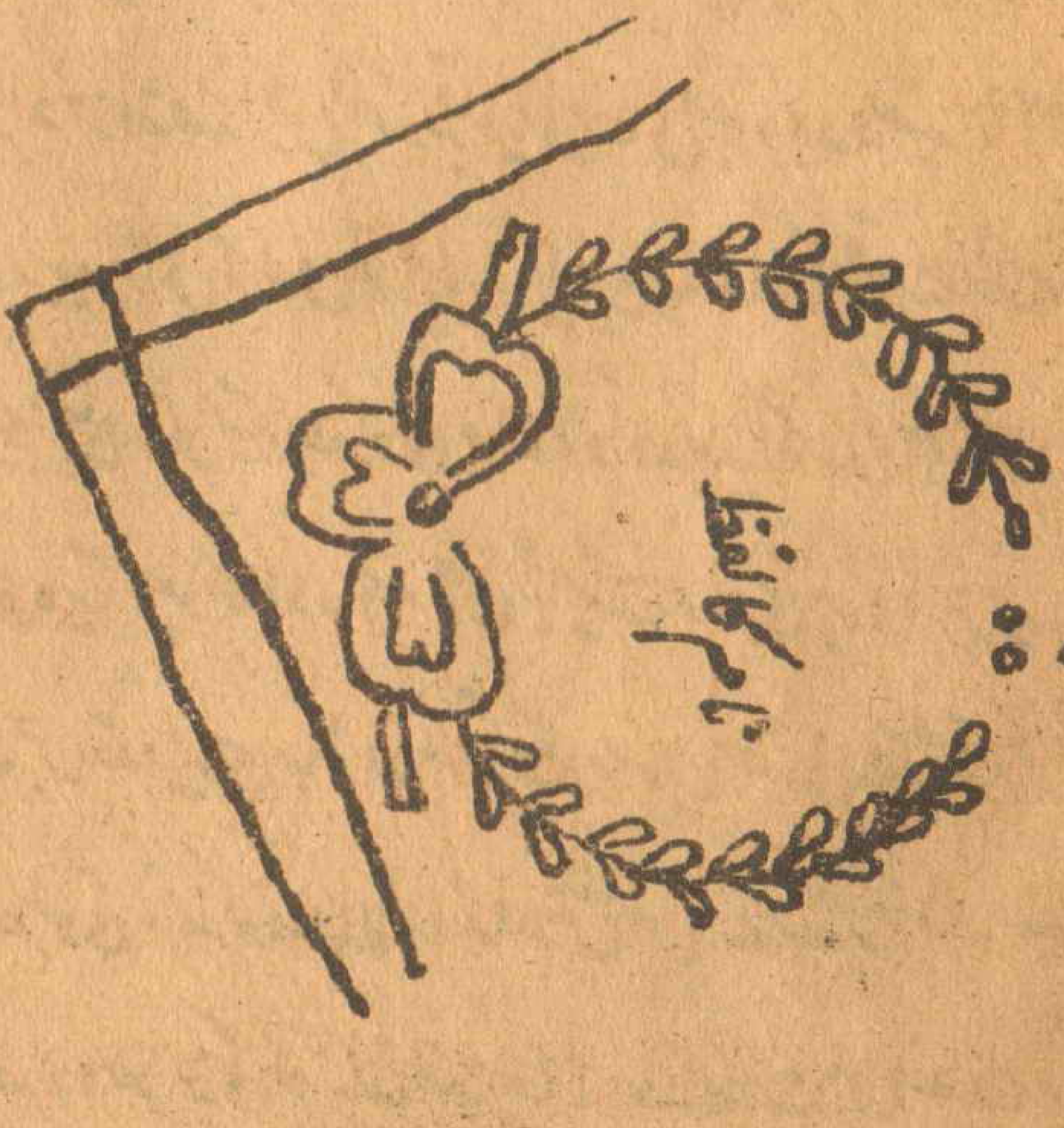

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۵۵۷ مولا بخش ولد میاں فضل الدین صاحب عمر ۲۰ سال ساکن خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے نہ ہی مزدوری ہوسکتی ہے۔ میرا لڑکا عبدالکریم درویش قادیان میں مقیم ہے اسکی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپے خاکسار کو ملتے ہیں جن سے گھر کے دس افراد بمشکل گزارہ کرتے ہیں میں اسوقت کوئی ماہوار کمائی نہیں کرسکتا۔ سوائے تبلیغ کے۔ اگر میں نے کوئی کمائی کی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ میں تا زیست اپنی مزدوری میں سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا مولا بخش بمقام خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۵۵۸ اللہ رکھی زوجہ عمرالدین سکنہ خانقاہ ڈوگراں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ خاوند ابھی غیر احمدی ہے حق مہر ۱۰۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ اللہ رکھی خانقاہ ڈوگراں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ مولا بخش والد اللہ رکھی موصیہ۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۱۶۰۵ نواب خاں ولد چوہدری فتح علی خاں قوم وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی چک ۱۱/۱ جنوبی ڈاکخانہ چک ۱۱/۱ جنوبی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان پختہ وخام واقع چک ۱۱/۱ جنوبی اور ایک عدد مکان موضع شیخوپور ضلع گجرات اور پندرہ ایکڑ زرعی زمین واقع چک ۱۱/۱ جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا جسکی اندازاً قیمت ۱۵۰۰۰/- روپیہ ہوگی اور ۴۰ بگھیہ زرعی زمین واقع موضع شیخوپور تحصیل وضلع گجرات میں ہے جسکی قیمت اندازاً ۸۰۰۰/- روپیہ ہوگی۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مذکورہ بالا جائداد میں سے میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف جائداد کے تحت میں نصف مربع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے ہی وقف کیا ہوا ہے جو ایسی جائداد میں سے ہے۔ العبد۔ نواب خاں موصی چک نمبر ۱/۱۷ جنوبی سرگودھا۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر وقف بیت المال۔ گواہ شد۔ چوہدری سلطان احمد ممبر نمبردار و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۱/۱۷ جنوبی

نمبر ۱۰۴۳۱ عبداللہ ولد نبی بخش قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چونڈہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جدی ملکیت جو میرے قبضہ میں زیر کاشت ہے آٹھ گھماؤں واقع موضع چونڈہ میں چاہی و بارانی ہے جسکی موجودہ قیمت اسوقت مبلغ -/۴۰۰۰ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس زمین کی کاشت پر ہے میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ عبداللہ ولد نبی بخش موصی۔ گواہ شد۔ مولا بخش ولد سلطان بخش قوم جٹ چونڈہ۔ گواہ شد محمود احمد مبلغ دیہاتی چونڈہ ٭

نمبر ۱۰۴۵۷ فاطمہ بی بی زوجہ احمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی ساکن قادیان حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد -/۲۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ زیور کوئی نہیں اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد حصہ وصیت کردہ سے داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ فاطمہ بی بی موصیہ گواہ شد۔ احمد الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ علی محمد انسپکٹر وصایا ٭

نمبر ۱۰۴۳۲ احمد الدین ولد میاں فتح الدین قوم دریا پیشہ مزدوری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن سدوکے ڈاکخانہ جھیرانوالی ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے صرف میرا گذارہ غیر معین آمدنی پر ہے اندازاً مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمدنی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد۔ مولوی احمد الدین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ مہر محمد حسین سیکرٹری مال سدوکے ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ محمد حسین ولد غلام حسین کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ ٭

نمبر ۱۰۴۰۸ غلام حیدر ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن خوجیانوالی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی اندازاً ۶۰ بگھہ جسکی تفصیل قسم اراضی حسب ذیل ہے۔ ۲۵ بگھہ چاہی ۳۵ بگھہ بارانی ہے۔ جو واقع دیہہ ہذا میں بلا شراکت غیری ہے جسکی موجودہ قیمت -/۱۴۰۰۰ روپیہ ہے اسکے علاوہ ایک فلور مل جس میں میرا حصہ ۱/۳ بشراکت چونی لال کھتری ساکن خوجیانوالی ہے قیمتی -/۲۵۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۳ حصہ کا مالک جو میرا حصہ -/۸۳۳/۵ روپے ہے ایک مکان کچھ پکا جسکی قیمت مبلغ -/۷۰۰ روپیہ ہے دوسرا مکان جسکی قیمت مبلغ -/۷۰۰ روپیہ ہے۔ کل جائداد -/۱۶۲۳۳/۵ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ فلور مل سے مجھے ماہوار -/۲۰ روپے منافع کمائی آتی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ اور ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد۔ چوہدری غلام حیدر موصی بقلم خود۔ گواہ شدہ۔ غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت لنگے ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ امان اللہ لنگے ضلع گجرات ٭

نمبر ۱۱۹۸۶ نصیرہ خانم رضیہ زوجہ ضیاء اللہ صاحب سلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ٹیکا طلائی وزنی تین تولے قیمتی ۳۰۰/- روپے آویزے طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی ۸۰/- روپے۔ انگوٹھی طلائی وزنی ساڑھے چار ماشے قیمتی ۴۰/- روپے۔ تیلی طلائی قیمتی ۲/- روپے۔ مندرجہ بالا جائداد کی کل قیمت ۹۲۲/- روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ۔ نصیرہ خانم رضیہ۔ گواہ شد۔ محمد مجید احمد کراچی گواہ شد۔ سارجنٹ ضیاء اللہ نسیم ۱۰۲ M.U R.P.A.F کراچی ڈرگ روڈ۔

نمبر ۱۲۰۰۳ فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب پٹواری قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور ڈنڈی جھمکی طلائی وزنی ۱/۴ ۱ تولہ قیمت ۱۳۱/۴/- روپے۔ نقدی ۱۲۵/- روپے۔ کل رقم میزان ۲۵۶/۴/- ۔ اسکے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ۔ فاطمہ بیگم نشان انگوٹھہ موصیہ۔ گواہ شد۔ غلام احمد پٹواری خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔

نمبر ۱۲۰۸۳ فاطمہ بیگم زوجہ منظور احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حال کراچی سابق دلم کاہلواں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس زیور موجودہ جسکی قیمت اندازاً ساڑھے پانچسو روپے تک ہے علاوہ ازیں میرا مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ مزید برآں تین صد روپے نقد بحساب امانت فنڈ لاہور جمع ہیں۔ اس کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ وصیت کرتی ہوں اور آئندہ کی بھی کسی قسم کی جائداد کا حصہ عشرہ کی ادائیگی کا ذمہ لیتی ہوں۔ میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ۔ فاطمہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد حفیظ احمد چوہدری۔ گواہ شد منظور احمد خاوند موصیہ ٭

نمبر ۱۲۰۹۸ امۃ الحفیظ زوجہ احمد جان صاحب قوم نوشاہی پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی ۱۶ عدد قیمتی ۴۵۶/- روپیہ۔ کڑے طلائی ۲ عدد وزنی ۹ تولے قیمتی ۹۳۶/- روپے۔ نفیسیاں طلائی دو عدد وزنی ۳ تولے قیمتی ۲۸۸/- روپے۔ کانٹے دو جوڑی طلائی وزنی ۱/۴ ۱ تولہ قیمتی ۱۳۰/- روپے۔ ہار دو عدد وزنی ۱/۲ ۵ تولے قیمتی ۵۷۲/- روپے۔ انگوٹھیاں ۳ عدد وزنی ایک تولہ ۱۰۴/- روپے۔ کلپ دو عدد وزنی ۱/۴ ۱ تولہ ۱۳۰/- روپے۔ تیتھلی طلائی وزنی ۱ تولہ قیمتی ۱۰۴/- روپے حق مہر مبلغ پانچصد روپے بذمہ خاوند۔ میں مندرجہ بالا جائداد جسکی کل قیمت ۳۲۲۴/- روپے بنتی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان حال ربوہ ہوگی۔ الامتہ۔ امۃ الحفیظ موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد احمد جان خاوند موصیہ کراچی اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ آفیسر کراچی۔ گواہ شد۔ محمد احمد بقلم خود۔

نمبر ۱۲۰۸ محمد اسحٰق ولد میاں محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۸/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک عدد مکان۔ ایک ٹکڑا سفید زمین جسکی کل قیمت ۱۸۰۰۰/- روپیہ ہے۔ یہ جائداد ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی اسمیں چار بھائیوں چار بہنوں اور والدہ کا حصہ ہے۔ اپنے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۱۲۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہونگا۔ نیز ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد اسحٰق بی۔ اے سکندر گلی نمبر ۷ سلطانپورہ روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد حسین بقلم خود۔

نمبر ۱۲۵۷ اروڑاں بیگم زوجہ چوہدری محمد زکریا صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن دیوا سنگھ والا ڈاکخانہ ہیڈ ورکس ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۵/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۶۰/- روپے جو کہ خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ چوڑیاں نقرئی ۵ عدد وزن پندرہ تولے قیمت ۲۰/- روپے ایک عدد لونگ طلائی وزن ۱/۲ ماشہ قیمت ۴/۱۴/- روپے۔ اسکے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۸ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ اروڑاں بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد رمضان پسر موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۷۹۵ ریشم بی بی زوجہ دین محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ مئی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر ادا شدہ ہے۔ زیور ایک عدد ہار چاندی قیمت قریباً پندرہ روپے۔ ایک عدد دسروریاں چاندی قیمت ۲۰/- روپے۔ مبلغ تین صد روپیہ ۳۰۰/- جو ربوہ میں ایک کنال زمین کیلئے جمع ہے۔ قرضہ بنام نظام الدین یکصد روپیہ جو میرا بہنوئی ہے اور جو شیخوپورہ رہتا ہے۔ کل میزان ۴۳۵/- روپے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اسکے علاوہ پانچ روپے ماہوار حق الخدمت لیتی ہوں جسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ ریشم بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ ایچ۔ ایم مرغوب اللہ سیکرٹری مال شیخوپورہ

نمبر ۱۲۸۱ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ولد میر علی بخش صاحب قوم میر پیشہ ملازمت عمر سن پیدائش ۱۸۸۲ء بیعت ۱۹۲۱ء شہر گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد دو بیگھہ زمین زیر کاشت موضع شیخپور ضلع گجرات بالیتی ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ یہ زمین دراصل اس چھ بیگھہ زمین میں سے میرا حصہ ہے جو میرے اور میرے بھائیوں میر عبداللہ خاں صاحب مرحوم اور میر الٰہی بخش صاحب مرحوم کے درمیان مساوی طور پر مشترک ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ ڈاکٹر برکت اللہ موصی۔ گواہ شد۔ میرزا رفیع احمد سعد۔ گواہ شد۔ ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایۂ ناز مجربات

۱- ہمدردِ نسواں - اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپے۔

اکسیر جنین - اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے قیمت فی تولہ ۴/ روپے۔

دوائی فضلِ الٰہی - اولادِ نرینہ کے لئے نہایت ہی مفید دوائی قیمت مکمل کورس -/۱۶ روپے۔

۲- سرمہ ممیرا خاص - آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سرمہ!

قیمت ۳ ماشہ ۱۵ر ۶ ماشہ عہ ۱ر - ۱ تولہ -/۳ روپے۔

۳- تریاقِ کبیر - (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج - امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے تاکہ بیماری کا فوری علاج ہو سکے۔ قیمت نمونہ کی شیشی ۳ ماشہ ۱۰ر چھوٹی شیشی عہ - فی تولہ عہ

۴- شفا کن - ملیریا کی بے نظیر دوائی - کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی - اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔

قیمت یکصد قرص عہ

شفائی - شفا کن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی جگر کی اصلاح ہوتی ہے قیمت پچاس گولیاں عہ

۵- معجون فوفل - سیلان الرحم، لیکوریا کا بہترین علاج - قیمت فی تولہ ۸ر

سفوف جُند - ماہواری خون کا رُک رُک کر آنا اسکے لئے مفید دوائی - قیمت فی تولہ ۱۰ر

معجون کہربا - ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کے لئے مفید دوائی - قیمت فی تولہ ۸ر

تحسین منجن - دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح

۶- صاف رکھنے والا منجن - قیمت فی تولہ ۴ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ "خدمتِ خلق" - ربوہ ضلع جھنگ!